THU.31.July.2025
VOLUME:20 NO:185
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages=4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

Established May 1994 : قائم شدہ:مئی

ورقِ تازہ ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز جمعرات 31/ جولائی 2025
جلد:20 شمارہ: 185
5/صفرالمظفر 1447ھ
قیمت 00=3روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

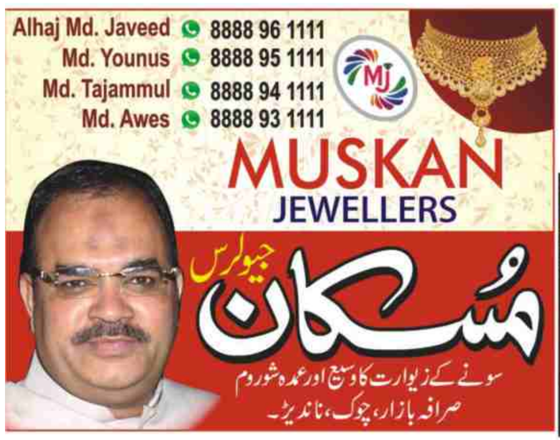

ٹرمپ نے مودی سے نہیں نبھائی دوستی! ہندوستان پر 25 فیصد

ٹیرف کے ساتھ جرمانہ بھی عائد، یکم اگست سے ہوگا نافذ

واشنگٹن : (ایجنسیز) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ اپنی 'دوستی' کو درکنار کرتے ہوئے ہندوستان کے لیے 25 فیصد ٹیرف کا اعلان کر دیا ہے۔ یکم اگست کی ڈیڈلائن سے پہلے ہی انھوں نے ہندوستان کے اوپر 25 فیصد ٹیرف لگانے کا یہ اعلان کر دیا ہے، اور ساتھ ہی ہندوستان کے لیے سخت زبان کا بھی استعمال کیا ہے۔ ڈونالڈ ٹرمپ کا کہنا ہے کہ انھوں نے ہندوستان پر جو ٹیرف لگایا ہے، وہ روس سے دوستی نبھانے کی سزا ہے۔ دراصل روس سے ہندوستان گزشتہ کئی سالوں سے بڑی مقدار میں خام تیل درآمد کر رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امریکی صدر نے ہندوستان پر نہ صرف 25 فیصد کا ٹیرف لگایا ہے، بلکہ جرمانہ بھی عائد کر دیا ہے۔ روس اور یوکرین کے درمیان گزشتہ 3 سالوں سے جنگ جاری ہے۔ اس جنگ کے سبب یوروپی ممالک نے روس کے اوپر کئی طرح کی پابندیاں لگائی ہوئی ہیں۔ یوروپی ممالک روس سے خام تیل اور گیس کی درآمد نہیں کر رہے ہیں۔ اس موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ہندوستان کئی سالوں سے روس سے سستی شرح پر خام تیل خرید رہا ہے۔ یہی بات امریکہ اور یوروپ کی آنکھوں کو چبھتی ہے۔ اب اس کا اظہار امریکی صدر نے ہندوستان پر 25 فیصد کا ٹیرف اور جرمانہ عائد کر واضح انداز میں کر دیا ہے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ "یاد رکھیے، بھلے ہی ہندوستان ہمارا دوست ہے، لیکن سالوں سے ہم نے ان کے ساتھ بہت کم کاروبار کیا ہے، کیونکہ وہاں کے ٹیرف بہت زیادہ ہیں۔ دنیا میں سب سے زیادہ میں سے ایک، اور ان کے پاس ایسے سخت و پریشان کرنے والے غیر معاشی ٹریڈ بیریرس (رخنات) ہیں جو کسی بھی ملک میں سب سے مشکل مانے جاتے ہیں۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ ہندوستان ہمیشہ سے اپنے بیشتر فوجی سامان روس سے ہی خریدتا آیا ہے اور چین کے ساتھ مل کر روس سے سب سے زیادہ توانائی بھی وہی لیتا ہے۔ ایسے وقت میں جب سبھی چاہتے ہیں کہ روس اور یوکرین میں جنگ بند ہو، یہ سب باتیں اچھی نہیں ہیں۔ اس لیے اب ہندوستان کو یکم اگست سے 25 فیصد ٹیرف دینا ہوگا، اور اوپر سے ان وجوہات کے لیے ایک پنالٹی بھی لگے گی۔ امریکی صدر ٹرمپ کے اس فیصلے سے ہندوستانی بازار میں ہلچل لازمی ہے۔ اس ٹیرف کا نفاذ بھلے ہی یکم اگست سے ہونے والا ہے، لیکن اثر کل شیئر بازار میں بھی دکھائی دے سکتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ٹیرف کا فیصلہ ہندوستانی شیئر بازار پر منفی اثر ڈال سکتا ہے اور بازار میں بڑی گراوٹ دیکھنے کو مل سکتی ہے۔ یعنی گزشتہ 2 کاروباری دنوں میں شیئر بازار جس طرح اُچھلا تھا، اس پر بریک لگنے کے پورے آثار ہیں۔

بلند شہر کے 'سیانا تشدد' پر 7 سال بعد آیا عدالت کا فیصلہ

انسپکٹر کے قتل اور تشدد کے تمام 38 ملزمان مجرم قرار

بلند شہر: یوپی کے بلند شہر ضلع کے سیانا تھانہ میں 7 سال قبل ہوئے تشدد کے معاملہ میں تمام ملزمان قصوروار پائے گئے ہیں۔ ایڈیشنل سیشن کورٹ-12 کے جج گوپال نے اس معاملہ میں 38 ملزمان کو مجرم قرار دیا ہے۔ تشدد کے دوران سیانا تھانہ کے انچارج انسپکٹر سبودھ کمار سنگھ اور ایک مقامی نوجوان کی گولی لگنے سے موت ہو گئی تھی۔ عدالت نے پرشانت نٹ، ڈیوڈ جونی، راہل اور لوکیندر ماما کو سبودھ سنگھ کے قتل کا مجرم مانا ہے۔ اس معاملہ میں عدالت نے فیصلہ محفوظ رکھ لیا ہے، یکم اگست کو فیصلہ سنائے گی۔ واضح ہو کہ یہ معاملہ 3 دسمبر 2018 کا ہے، جب سیانا کوتوالی کے مہاؤ گاؤں میں گئونسل کی باقیات ملنے کے بعد تشدد پھوٹ پڑا تھا۔ تشدد کے دوران ہجوم نے چنگراوٹھی پولیس چوکی کو نذر آتش کر دیا تھا، ساتھ ہی تھانے پر پتھراؤ بھی کیا تھا۔ تشدد کے دوران اس وقت کے انسپکٹر سبودھ کمار اور ایک نوجوان سُمت کمار کی گولی لگنے سے موت ہو گئی تھی۔ پولیس نے 27 نامزد اور 60-50 نامعلوم ملزمان کے خلاف قتل اور تشدد سمیت دیگر دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا تھا۔ سیانا تشدد معاملہ میں پولیس نے تحقیقات کے بعد 44 ملزمان کے خلاف چارج شیٹ داخل کی تھی۔ اس معاملہ میں 5 لوگوں کی مقدمے کے دوران موت ہو چکی ہے۔ جن کی موت ہو چکی ہے یا جو نابالغ ہیں، ان کے علاوہ تمام ملزمان کو عدالت نے قصوروار مانا ہے۔ 38 ملزمان میں پولیس انسپکٹر کے قتل میں 5 اور 33 کو تشدد پھیلانے اور جان لیوا حملے کے تحت مجرم قرار دیا گیا ہے۔ مجرموں میں بی جے پی کے ڈویژن صدر، ضلع پنچایت کے رکن اور گاؤں کے سربراہ بھی شامل ہیں۔ سیانا تشدد معاملہ میں پولیس نے تحقیقات کے بعد 44 ملزمان کے خلاف چارج شیٹ داخل کی تھی۔ اس معاملہ میں 5 لوگوں کی مقدمے کے دوران موت ہو چکی ہے۔ جن کی موت ہو چکی ہے یا جو نابالغ ہیں، ان کے علاوہ تمام ملزمان کو عدالت نے قصوروار مانا ہے۔ 38 ملزمان میں پولیس انسپکٹر کے قتل میں 5 اور 33 کو تشدد پھیلانے اور جان لیوا حملے کے تحت مجرم قرار دیا گیا ہے۔ مجرموں میں بی جے پی کے ڈویژن صدر، ضلع پنچایت کے رکن اور گاؤں کے سربراہ بھی شامل ہیں۔

وزیر اعظم خاموش ہیں، سچ بولیں گے تو

ٹرمپ سب کچھ بتا دیں گے: راہل گاندھی

نئی دہلی: (ایجنسی) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ایک بار پھر دعویٰ کیا ہے کہ ان کی مداخلت پر ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جنگ کا خطرہ ٹل گیا تھا۔ ان کے اس بیان پر لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ راہل گاندھی کا کہنا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی اس معاملے پر خاموش ہیں کیونکہ اگر وہ کچھ بولتے ہیں تو ڈونالڈ ٹرمپ پوری سچائی دنیا کے سامنے رکھ دیں گے۔ راہل گاندھی نے کہا، "سب کو معلوم ہے کہ کیا ہوا ہے اور وزیر اعظم بول نہیں پا رہے ہیں۔ اگر وہ بولیں گے تو ٹرمپ کھل کر سچ بول دیں گے۔ اسی لیے وہ خاموش ہیں۔ ٹرمپ بار بار ایک ہی بات اس لیے دہرا رہے ہیں تاکہ مستقبل میں تجارت کے کسی معاہدے میں نریندر مودی کو دباؤ میں رکھا جا سکے۔ آپ دیکھنا، کیسی ٹریڈ ڈیل بنے گی۔" یاد رہے کہ اس سے قبل منگل کے روز پارلیمنٹ میں 'آپریشن سندور' پر بحث کے دوران بھی راہل گاندھی نے وزیر اعظم کو کھلا چیلنج دیا تھا کہ وہ ڈونالڈ ٹرمپ کا نام لے کر یہ کہیں کہ پاکستان کے ساتھ جنگ انہوں نے نہیں رکوائی تھی۔ تاہم، لوک سبھا میں اس معاملے پر اپنے خطاب کے دوران وزیر اعظم نریندر مودی نے ٹرمپ کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ تازہ ترین بیان میں امریکی صدر نے کہا، "آپ جانتے ہیں، انہوں (ہندوستان) نے میری درخواست پر پاکستان کے ساتھ جنگ کو ختم کیا اور یہ ایک بہت اچھا قدم تھا۔ پاکستان نے بھی ایسا ہی کیا۔ ہم نے کئی بہترین معاہدے کیے، جن میں حال ہی میں کمبوڈیا کے ساتھ ہوا معاہدہ بھی شامل ہے۔" ڈونالڈ ٹرمپ کے اس بیان نے ایک بار پھر ہندوستان کی خارجہ پالیسی پر سوال کھڑے کر دیے ہیں۔ حزب اختلاف نے اسے ہندوستان کی خودمختاری کے لیے تشویش ناک قرار دیا ہے۔ راہل گاندھی نے اشارہ دیا کہ اگر وزیر اعظم نے اس بیان کا براہ راست جواب دے دیا تو ممکن ہے کہ امریکی صدر کچھ ایسے انکشافات کر دیں جو حکومت کے لیے غیر آرام دہ ثابت ہوں۔ سیاسی ماہرین کا کہنا ہے کہ ٹرمپ کے بیانات صرف سفارتی مداخلت تک محدود نہیں ہیں بلکہ اس کا مقصد دو طرفہ تجارت میں برتری حاصل کرنا بھی ہو سکتا ہے۔ اگر واقعی ٹرمپ نے ماضی میں کسی بحران کو روکا تھا تو اس کا انکشاف دونوں ملکوں کے تعلقات پر گہرا اثر ڈال سکتا ہے۔

راجہ رگھوونشی قتل کیس پر بنے گی فلم، 'ہنی مون اِن شیلانگ' نام تجویز، خاندان نے دی منظوری

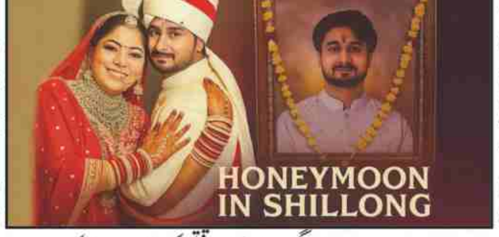

اندور: (ایجنسیز) اندور کے معروف ٹرانسپورٹ کاروباری راجہ رگھوونشی کے سنسنی خیز قتل پر مبنی فلم بنانے کا اعلان کیا گیا ہے۔ یہ اعلان ان کے خاندان نے کیا ہے اور فلم کا تجویز کردہ نام 'ہنی مون ان شیلانگ' ہے۔ راجہ کے بھائیوں نے کہا کہ فلم کے ذریعے وہ سچائی کو عوام کے سامنے لانا چاہتے ہیں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو کہ اس معاملے میں کون صحیح تھا اور کون غلط۔ راجہ کے بڑے بھائی سچن رگھوونشی نے کہا، "اگر ہم اپنے بھائی کی کہانی کو بڑے پردے پر نہیں لائیں گے تو عوام سچ سے لاعلم رہ جائے گی۔" ان کے دوسرے بھائی وپن نے کہا کہ اس فلم کا ایک مقصد میگھالیہ کی صحیح تصویر دنیا کے سامنے پیش کرنا بھی ہے۔ اس فلم کے ہدایتکار ایس پی نمباوت نے بتایا کہ کہانی کی اسکرپٹ تیار ہو چکی ہے۔ فلم میں راجہ رگھوونشی کی شادی کے بعد ان پر ہوئے سنگین دھوکے اور قتل کی منصوبہ بندی کو دکھایا جائے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ ایسی سازشوں پر روک لگانے کے لیے یہ فلم ایک پیغام ہوگی۔ فلم کی 80 فیصد شوٹنگ اندور میں اور باقی 20 فیصد شوٹنگ میگھالیہ کے مختلف علاقوں میں کی جائے گی۔ اداکاروں کے ناموں کا انکشاف ابھی نہیں کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ 23 مئی کو راجہ اپنی نئی نویلی دلہن کے ساتھ ہنی مون کے لیے میگھالیہ گئے تھے جہاں وہ پراسرار طور پر لاپتہ ہو گئے۔ دو جون کو ان کی لاش مشہور علاقے چیراپونجی (سوہرا) کے ایک آبشار کے نزدیک گہری کھائی سے ملی۔ اس کے بعد ان کی بیوی سونم بھی غائب ہو گئی۔ حقیقات میں پولیس کو بیوی سونم کی سازش کے شواہد ملے۔ کچھ دن بعد سونم نے یوپی میں خودسپردگی کر دی۔ بعدازاں پولیس نے سونم، اس کے مبینہ عاشق راج کشواہا اور دیگر چھ افراد کو گرفتار کیا۔ خاندان اب اس اندوہناک قتل کو فلم کے ذریعے عوام تک پہنچانا چاہتا ہے تاکہ سچائی سامنے آ سکے اور ایسے واقعات سے لوگوں کو خبردار کیا جا سکے۔

غزہ میں خوفناک صورتحال، ماہرین نے قحط کی دی وارننگ،

اسرائیلی کارروائی میں اب تک 60 ہزار فلسطینی جاں بحق

غزہ پر اسرائیل کی بہیمانہ کارروائی مسلسل جاری ہے۔ 21 مہینوں سے جاری اس جنگ میں میں 60 ہزار سے زیادہ فلسطینی مارے جا چکے ہیں۔ غزہ کی وزارت صحت نے منگل کو جاری اپنے ایک بیان میں کہا کہ 7 اکتوبر 2023 کو حماس کے حملے کے بعد سے مہلوکین کی تعداد 60034 ہو گئی ہے اور اس دوران 145870 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ وزارت صحت کے مطابق ہلاک شدگان میں تقریباً نصف تعداد خواتین اور بچوں کی ہے۔ اقوام متحدہ اور دیگر آزاد ماہرین نے اس اعداد و شمار کو سب سے زیادہ قابل اعتماد ہلاکتوں کی تعداد تسلیم کرتے ہیں۔ اسرائیلی حملوں نے غزہ کے بڑے علاقے کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ تقریباً 90 فیصد آبادی کو منتقل ہونا پڑا ہے اور غزہ میں خوفناک انسانی بحران پیدا ہو گیا ہے جس کی وجہ سے ماہرین نے قحط کی وارننگ دے دی ہے۔ اس درمیان خوراک بحران سے جڑے بین الاقوامی اتھاریٹی نے کہا ہے کہ اس وقت غزہ پٹی میں بھوک مری کی سب سے خراب حالت پیدا ہو رہی ہے اور اگر فوری کارروائی نہیں کی گئی تو اس سے بڑی تعداد میں لوگوں کی جان جانے اندیشہ ہے۔ غزہ سے غذائی قلت کے شکار بچوں کی خوفناک تصویریں سامنے آنے اور وہاں بھوک مری سے جڑے معاملوں کی خبروں کے درمیان انٹیگریٹڈ فوڈ سیکوریٹی فیز کلاسیفکیشن نے منگل کو یہ بیان دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ وارننگ ایک خطرے کی گھنٹی ہے۔ رپورٹ میں تصدیق کی گئی ہے کہ اپریل سے جولائی تک 20 ہزار سے زیادہ بچوں کو عدم تغذیہ کے سبب علاج کے لیے بھرتی کرایا گیا ہے جن میں سے 3 ہزار سے زیادہ سنگین طور سے عدم تغذیہ کے شکار ہیں۔ حالانکہ اسرائیل نے حال کے دنوں میں غزہ میں خوراک کی فراہمی بڑھانے کے لیے کئی اقدامات کا اعلان کیا ہے لیکن امدادی گروپس کا کہنا ہے کہ ان اقدامات کا فوری طور پر کوئی اثر نہیں ہوا ہے۔

وائناڈ سانحے کی برسی پر پرینکا گاندھی کا جذباتی خط، پارلیمنٹ میں قرض معافی کا مطالبہ، مرکز پر سخت تنقید

چھتیس گڑھ کے ضلع دُرگ میں دو کیتھولک ننوں کی گرفتاری پر کانگریس نے پارلیمنٹ کے احاطے میں سخت احتجاج کیا۔ یہ ننیں کیرالہ سے تعلق رکھتی ہیں اور ان پر انسانی اسمگلنگ اور مذہب تبدیلی کے الزامات لگائے گئے ہیں۔ کانگریس کی جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی، رکن پارلیمان کے سی وینوگوپال اور دیگر سینئر لیڈران نے احتجاج میں شرکت کی۔ پرینکا گاندھی نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا، "یہ الزام جھوٹے ہیں، ننوں کے ساتھ زبردستی کی گئی، انہیں گھسیٹ کر لے جایا گیا، یہ خواتین اور اقلیتوں پر سیدھا حملہ ہے۔

'ایک بار پھر راہل گاندھی صحیح ثابت ہوئے'،

ٹرمپ نے 25 فیصد ٹیرف لگایا تو کانگریس ہوئی حملہ آور

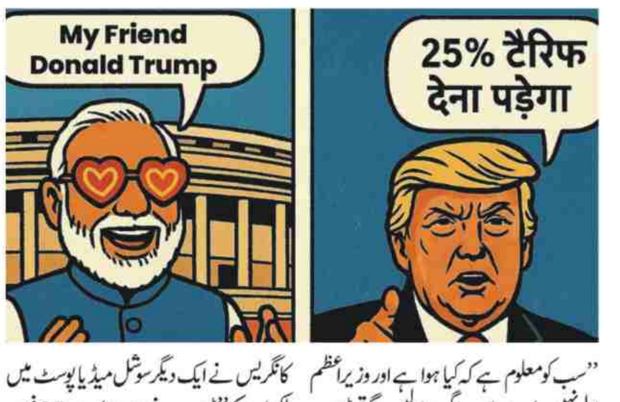

"سب کو معلوم ہے کہ کیا ہوا ہے اور وزیر اعظم بول نہیں پا رہے ہیں۔ اگر وہ بولیں گے تو ٹرمپ کھل کر سچ بول دیں گے۔ اسی لیے وہ خاموش ہیں۔ ٹرمپ بار بار ایک ہی بات اس لیے دہرا رہے ہیں تاکہ مستقبل میں تجارت کے کسی معاہدے میں نریندر مودی کو دبایا جا سکے۔ آپ دیکھنا، کیسی ٹریڈ ڈیل بنتی ہے۔" یہ بیان آج صبح کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے پارلیمانی احاطہ میں میڈیا کے سامنے دیا تھا، اور شام ہوتے ہوتے ان کی یہ بات سچ ثابت ہو گئی۔ ٹرمپ نے پی ایم مودی سے دوستی کا خیال نہ رکھتے ہوئے 25 فیصد ٹیرف لگانے کا اعلان کر دیا۔ یہ خبر سامنے آنے کے بعد کانگریس پی ایم مودی پر حملہ آور دکھائی دے رہی ہے۔ کانگریس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کئی پوسٹ کیے ہیں جس میں پی ایم مودی پر طنزیہ حملے کیے گئے ہیں۔ ایک پوسٹ میں پی ایم مودی کی آنکھوں پر لگے چشمہ میں دِل کا نشان بنا ہوا ہے، اور دوسری طرف امریکی صدر ٹرمپ 25 فیصد ٹیرف کا اعلان کر رہے ہیں۔ اس پوسٹ کے ساتھ لکھا گیا ہے "دوست نے 25 فیصد کا چونا لگایا۔" ایک دیگر پوسٹ میں راہل گاندھی کے صبح والے بیان اور پھر شام میں ٹرمپ کے ذریعہ 25 فیصد ٹیرف کے اعلان کی خبر کو دکھایا گیا ہے۔ اس پوسٹ کے ساتھ لکھا گیا ہے "ایک بار پھر صحیح ثابت ہوئے راہل گاندھی۔"

کانگریس نے ایک دیگر سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھا ہے کہ "ٹرمپ نے ہندوستان پر 25 فیصد ٹیرف ٹھوک دیا، ساتھ ہی پنالٹی بھی لگا دی۔ نریندر مودی کی 'دوستی' کا خمیازہ ملک بھگت رہا ہے۔" ساتھ ہی پی ایم مودی پر حملہ آور رخ اختیار کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ "مودی نے ٹرمپ کی تشہیر کی، لپک لپک کر گلے ملے، تصویر کھنچوا کر سوشل میڈیا میں ٹرینڈ کرایا... آخر میں ٹرمپ نے ہندوستان پر ٹیرف ٹھوک دیا۔ ہندوستان کی خارجہ پالیسی پوری طرح ناکام ہو چکی ہے۔" کانگریس ترجمان سپریا شرینیت نے بھی 'ایکس' پر اس تعلق سے ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے لکھا ہے "یہ ملک کی معیشت کے لیے تباہ کن ہوگا۔ امریکی صدر ٹرمپ نے روس سے تیل اور اسلحہ خریدنے کے سبب ہندوستان پر 25 فیصد ٹیرف لگانے کے علاوہ جرمانہ بھی لگایا ہے۔ یہ تب ہوا جب پی ایم مودی ٹرمپ کو لبھانے کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہے تھے۔" وہ مزید لکھتی ہیں کہ "یہ اس بات کا صاف اشارہ ہے کہ بی جے پی حکومت اور وزیر اعظم نے ملک کے مفاد سے کس طرح سمجھوتہ کیا ہے۔ اس قدم کا ہماری معیشت، ہماری گھریلو صنعتوں، ہماری برآمدات اور روزگار پر دور رس اثرات مرتب ہوں گے۔" کانگریس ترجمان سپریا شرینیت نے بھی 'ایکس' پر اس تعلق سے ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے لکھا ہے "یہ ملک کی معیشت کے لیے تباہ کن ہوگا۔ امریکی صدر ٹرمپ نے روس سے تیل اور اسلحہ خریدنے کے سبب ہندوستان پر 25 فیصد ٹیرف لگانے کے علاوہ جرمانہ بھی لگایا ہے۔ یہ تب ہوا جب پی ایم مودی ٹرمپ کو لبھانے کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہے تھے۔" وہ مزید لکھتی ہیں کہ "یہ اس بات کا صاف اشارہ ہے کہ بی جے پی حکومت اور وزیر اعظم نے ملک کے مفاد سے کس طرح سمجھوتہ کیا ہے۔ اس قدم کا ہماری معیشت، ہماری گھریلو صنعتوں، ہماری برآمدات اور روزگار پر دور رس اثرات مرتب ہوں گے۔"

تختہ پلٹ کے بعد شام کی عبوری حکومت سے پہلی بار ہندوستان کی

باضابطہ بات چیت، صحت اور تعلیمی شعبہ رہا گفتگو کا اہم موضوع

نئی دہلی: شام میں بشار الاسد حکومت کے تختہ پلٹ کے بعد ہندوستان نے ایک اہم قدم اٹھاتے ہوئے احمد الشرع کی موجودہ عبوری حکومت سے پہلی بار باضابطہ بات چیت کی ہے۔ ہندوستان کی جانب سے وزارت خارجہ کے ویسٹ ایشیا اینڈ نارتھ افریقہ (ڈبلیو اے این اے) ڈویژن کے ڈائریکٹر سریش کمار نے دمشق میں شام کے اعلیٰ وزراء سے ملاقات کی۔ گزشتہ سال دسمبر میں بشار الاسد حکومت کے خاتمے کے بعد یہ پہلی بار ہے جب ہندوستان نے وہاں کی نئی حکومت سے کسی قسم کا براہ راست رابطہ کیا ہے۔ ہندوستان کی اس سفارتی داخلہ کی اطلاع شام کی سرکاری نیوز ایجنسی 'ثنا' نے رپورٹ کی ہے۔ حالانکہ ہندوستانی حکومت کی جانب سے اس پر اب تک کوئی آفیشیل بیان سامنے نہیں آیا ہے۔ سریش کمار کی شام کے وزیر خارجہ اسعد الشیبانی اور وزیر صحت مصعب العلی سے خاص بات چیت ہوئی۔ باہمی تبادلۂ خیال کا فوکس ہیلتھ سیکٹر، فارماسیوٹیکل انڈسٹری اور میڈیکل ٹریننگ پر رہا۔ رپورٹ کے مطابق شام نے ہندوستان سے صحت ٹیکنالوجی اور ادویات کے شعبہ میں مضبوط شراکت داری کی امید کی ہے۔ اس کے علاوہ انجینئرنگ کورس اور اسکالرشپ جیسے تعلیمی پروگراموں کو فروغ دینے پر بھی اتفاق کیا گیا ہے۔ ہندوستان نے وعدہ کیا ہے کہ وہ شامی ڈاکٹروں کی ٹریننگ اور میڈیکل اسٹاف کی اسپیشل ٹریننگ میں مدد کرتا رہے گا۔ بتایا جا رہا ہے کہ ہندوستان کے اس قدم کے پیچھے شام کی اسٹریٹجک پوزیشن بھی ایک وجہ ہے۔ یہ ملک ترکیہ، عراق، اردن، اسرائیل اور لبنان جیسے اہم ملکوں سے متصل ہے۔ قابل ذکر ہے کہ شام سے ہندوستان کے رشتے ہمیشہ مضبوط رہے ہیں۔ ہندوستان نے ہمیشہ فلسطین کے مسئلے اور گولان ہائٹس پر شام کی دعویداری کی حمایت کی ہے۔ بشار الاسد حکومت کے دوران شام نے بین الاقوامی سطح پر ہندوستان کی حمایت کی، خاص طور سے کشمیر جیسے حساس مسئلوں پر۔ کووڈ کے دوران ہندوستان نے شام کو 10 ٹن ادویات بھیجیں اور 2021 میں 2000 ٹن چاول کی ایمرجنسی مدد کی تھی۔

روس، جاپان اور ہوائی میں سونامی کی تباہ کاریاں، بندرگاہوں کو نقصان، عمارتیں منہدم، لوگوں کی بڑے پیمانے پر منتقلی

روس کے کام چٹکا جزیرہ نما پر شدید زلزلہ نے تباہی کا منظر پیدا کر دیا ہے۔ زبردست سونامی کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ کئی ملکوں میں سونامی کی لہریں ساحلوں سے ٹکرا چکی ہیں۔ ماہرین کے مطابق سونامی کی یہ لہریں 4 میٹر تک ہو سکتی ہیں۔ سونامی لہریں پہلے ہی روس کے کُریل جزائر گروپ اور جاپان کے شمالی جزیرہ ہوکائیڈو کے کچھ حصوں تک پہنچ چکی ہیں۔ جاپان اور روس کے ساحلی علاقوں میں ان لہروں کے ٹکرانے سے شدید نقصان ہوا ہے۔ زلزلہ کے جھٹکوں کے فوراً بعد جاپان اور روس کے کئی حصوں میں سونامی کا الرٹ جاری کر دیا گیا تھا۔ جاپان کی قومی نشریاتی ایجنسی این ایچ کے نے وارننگ دی ہے کہ بڑی لہریں ابھی اور آ سکتی ہیں۔ جاپان کے محکمہ موسمیات (جے ایم اے) نے بتایا کہ شمالی اور مشرقی علاقوں میں خاص کر ہوکائیڈو سے لے کر واکایاما (اوساکا کے قریب) تک تین میٹر تک اونچی لہریں اٹھ سکتی ہیں۔

مانسون سیل
خصوصی آفر

کتان پیور ورک شالو
-/4,000 تا 6,000 صرف -/1990
-/6100 تا -/9000 صرف -/2590
-/9100 تا -/13000 صرف 3990
13100 تا -/16000 صرف 4990

بنگلور ریشمی ورک
-/6500 تا 7000 صرف -/1500
7100 /- تا -/10000 صرف -/2100
-/10،100 تا -/12000 صرف -/3000
-/12,100 تا -/16000 صرف -/4000
16,100 تا -/20000 صرف -/5500
20,100 تا -/25000 صرف -/6500

کلکتہ ورک
-/1000 تا -/1500 صرف -/ 450
-/1550 تا -/2000 صرف -/600
-/2050 تا -/3000 صرف -/7000
-/3050 تا -/4000 صرف -/900
-/4050 تا -/5000 صرف -/1000
-/5050 تا -/6500 صرف -/1100
-/6600 تا -/8000 صرف 1300
-/8050 تا -/10000 صرف 1500
-/10,100 تا 13500 صرف -/2500

بنگلور وسلک ورک
-/1650 تا -/2100 صرف -/700
-/2200 تا -/4000 صرف -/1000

سورت ساڑی پر 60 تا 70 فیصد ڈسکاؤنٹ
گھاگرا 70% آفر

کناوار کلاتھ سنٹر
گرونانک مارکیٹ
ہنومان ٹیکڑی، ناندیڑ

روزنامہ ورق تازہ
2
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताज़ा
31 July 2025

حجاب (پردہ) سے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ

از- ڈاکٹر سید آصف عمری، حیدرآباد
موبائل نمبر:9885650216

عورت سرتاپا پردہ ہے، حجاب مسلمان عورت کے لئے محفوظ قلعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمان عورتوں کو حکم دیتے ہوئے فرمایا ’’اے نبی اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور ایمان والوں کی عورتوں سے کہئے کہ جب (گھر سے باہر نکلے) تو اپنی چادروں سے اپنا چہرہ چھپالیا کریں۔ اس طریقہ سے وہ پہچان لی جائے گی کہ یہ شریف مسلمانوں کی عورتیں ہیں۔ پھر وہ ستائی نہ جائے گی (کوئی چھیڑ چھاڑ نہ کرے گا) (سورۂ احزاب ۵۹) عورت کی ساری نسوانیت، عزت وعصمت کا مرکز ومحافظ صرف اس کا گھر ہے اسی لئے عورتوں سے کہا گیا کہ تم اپنے گھروں میں وقار کے ساتھ بیٹھی رہو۔ زمانہ جاہلیت کی طرح اپنا بناؤ سنگھار دکھاتی نہ پھرو (سورۂ احزاب ۳۳) شرعی طور پر حجاب اور پردہ ایسا ہو کہ عورتیں خوشبو استعمال نہ کرے، زینت کا لباس نہ ہو، بناؤ سنگھار ظاہر نہ ہو، چال چلن ناز وانداز کی نہ ہو، اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔ سینے کے ابھار ظاہر نہ ہوں ایسا برقعہ استعمال کرے جو بدن کی ہیئت کو چھپائے رکھے اور اگر بات کرنے کی ضرورت ہو تو ایسی نرمی اور نزاکت سے نہ کرے کہ بدنیتوں کو کچھ طمع کی گنجائش پیدا ہو۔ بعض مسلم خواتین جو شرعی حجاب نہیں کرپاتی یا وہ جو پردہ کا مذاق اڑاتی ہیں یا وہ غلط فہمیوں کا شکار ہیں کہ وہ کہتی ہیں اصل پردہ تو آنکھ کا ہے، دل کا ہے، نیت درست رہے۔ کیا ہماری بعض خواتین اپنے آپ کو امہات المومنین وازواج مطہرات سے زیادہ پاک دامن سمجھتی ہیں وہ دور کتنا پاکیزہ تھا اس کے باوجود وہ پردے کا سختی سے اہتمام کرتی تھیں۔ چنانچہ وہ فرماتی ہیں حجۃ الوداع میں جب مرد ہمارے سامنے سے گزرے تو ہم اپنے چہرہ پر نقاب ڈال لیتے تھے۔ غور کیجئے حج جیسی عبادت کے موقع پر کعبۃ اللہ کا طواف کرتے ہوئے بھی یہ گوارا نہ کیا کہ کسی غیر مرد کی نگاہ ان پر پڑے۔ مسلم خواتین کا بے پردہ اور بے حجاب مخلوط دفتروں، کارخانوں اور آفس میں کام کرنے اور مردوں کے ساتھ مل کر کام کرنے میں کارکردگی کا معیار بھی گھٹ جائے گا اور دونوں جنس (مرد عورت) گناہ کے بھی مرتکب ہوسکتے ہیں۔ اس کی چار وجوہات ہیں۔ (۱) جنسیت کا غلبہ یعنی توجہ کام سے ہٹ کر مخالف جنس کی طرف میلان ہونا (۲) خواتین کا فطرتاً باتونی ہونا (۳) جسمانی اور ذہنی طور پر عورت کا کمزور ہونا (۴) خواتین کا نیم عریاں لباس اور میک اپ کے ساتھ دفتری کام انجام دینا نیز اس سے کئی گھریلو مسائل بھی پیدا ہوتے ہیں، اولاد کی صحیح تربیت ہو نہیں پاتی، شوہر کی خدمت کے لئے طبیعت ساتھ نہیں دیتی اور گھر سے باہر رہنے والی اکثر عورتیں طرح طرح کے مسائل سے دوچار ہوجاتی تھیں۔ گھر کا سکون اور تربیت کا ماحول ختم ہوجاتا ہے۔ شیر خوار بچوں کے لئے اس کی ماں کا دور رہنا یا دفتر میں کام کرنا بچے کی بہت ساری حق تلفیوں کا سبب بنتا ہے۔ دنیا کی کوئی خارجی غذا بچے کے لئے ماں کے دودھ کا نعم البدل نہیں بن سکتا، بچے کی تکلیف کے وقت اور بیماری میں ماں کا اپنی آغوش سے دور رکھنے بچے کے لئے بہت نقصاندہ ہے۔ غض بصر سے کیا مراد ہے؟ ایمان والے مردوں کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اپنی نظریں نیچی کرلیا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لئے تزکیہ نفس کا ذریعہ ہے۔ (سورۂ نور آیت ۳۰) پردہ نظروں کا۔ معنی ومفہوم: اسلام نے پہلے مومن مردوں کو پھر مومن عورتوں کو غض بصر اور حفظ فروج کا حکم دیا (سورہ نور آیت ۳۰) غض بصر سے مراد نظریں نیچی رکھنا ہے۔ پردہ اس عمل کی تعمیل کی عملی شکل ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ بے پردگی کا اصل سرچشمہ نظر ہے چاہے مرد عورت کو دیکھے یا عورت مرد کو دیکھے۔ نگاہ کی ذرا سی آوارگی سے بڑے بڑے فتنے وفساد پیدا ہوتے ہیں۔ اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آنکھوں کا زنا غیر عورت کو گھورنا ہے۔ زبان کا زنا اس سے لگاوٹ کی باتیں کرنا ہے۔ انسان کا نفس تمنا اور خواہش کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تکذیب یا تصدیق کرتی ہے۔ مومن عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر اور محرم رشتہ داروں کے سوا کسی دوسرے کی طرف دیکھے اور اگر اچانک نگاہ پڑ جائے تو فوراً پھیر لے بالکل اسی طرح مرد کو بھی یہی تاکید کی گئی۔ ایک موقع پر رسول اللہ نے حضرت علیؓ کو نصیحت فرمائی تھی کہ دوسری نظر مت ڈالنا پہلی تو معاف ہے لیکن دوسری معاف نہیں، بلکہ تمہارے لئے موجب ہلاکت ہے۔ ولا یبدین زینتھن اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں۔ (سورہ نور ۳۱) عورت کی زینت میں ہر وہ چیز شامل ہے جو اسے آراستہ کرنے والی اور اس میں جمال وخوبصورتی پیدا کرنے والی ہے۔ آج خواتین کا ایک بڑا طبقہ عمداً اپنی زینت کی چیزوں کو ظاہر کرتی ہیں اور شادی بیاہ، تقریبات اور رسومات کے موقعوں پر مختلف طریقوں سے اپنی زینت کی نمائش کرتی نظر آتی ہیں۔ بعض نیم عریاں لباس بعض چست اور باریک لباس اور فل میک اپ بناؤ سنگھار کے ساتھ بھڑکیلے فیشن والے چمکتے دمکتے سنہرے زیور، مست کردینے والی خوشبو لگا کر بن ٹھن کر تتلیوں کی طرح اڑتی پھرتی ہیں۔ اس ماحول میں شیطان کو خوب موقع ملتا ہے۔ بعض تقاریب اور محفلوں میں تو بے حجابی اور آزادی اور اختلاط اس حد تک بڑھ جاتا ہے کہ سارے حجابات اٹھ جاتے ہیں۔ اس طرح کی بے حجابی اور بے غیرتی بدکاری کا مظہر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’جو عورت خوشبو لگا کر مردوں کے پاس سے گزرے تاکہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں وہ عورت زناکار ہے اور ہر آنکھ جو اس کو دیکھے زناکار ہے۔ (نسائی) محرم اور نامحرم رشتے کون سے ہیں؟ محرم وہ رشتے ہیں جن سے نکاح کرنا حرام ہے لیکن پردہ نہیں۔ شوہر محرم ہے جس سے نکاح ہوچکا لیکن پردہ نہیں۔ باپ دادا پردادا، بیٹا، پوتا پرپوتا، نواسہ، نانا پرنانا، شوہر کے بیٹے (سوتیلا بیٹا بھی محرم ہے) بھائی، سوتیلا بھائی، بھانجہ، بھتیجہ، نیچے تک نامحرم۔ نامحرم: وہ اجنبی اور غیر مرد جن سے پردہ کرنا نہایت ضروری ہے۔ (۱) وہ شوہر جس نے طلاق دے دی ہو یا شوہر سے عورت نے خلع لے لیا ہو۔ باقی تمام رشتے دار خصوصاً دیور جیٹھ، بہنوئی نامحرم رشتے دار ہیں ان سے پردہ لازم ہے۔ چہرے کا پردہ: عورت سرتاپا پردہ ہے لیکن خاص طور سے چہرہ فتنہ کا باعث ہوتا ہے چہرے کا پردہ بھی واجب اور ضروری ہے۔ ایسے برقع جس میں عورت اپنا چہرہ کھلا رکھے تو موجب گناہ ہے اور خود اس کے لئے اور دوسرے مردوں کے لئے فتنہ وفساد کا باعث ہے۔ چہرہ چونکہ خوبصورتی کا مظہر ہے ظاہری حسن کے متلاشی پہلے چہرے ہی کے تعلق سے پوچھتے ہیں اور چہرہ ہی کو دیکھتے ہیں اور جب عورت اپنا چہرہ کھلا رکھنے کی عادی ہوجائے تو دھیرے دھیرے اس سے غیرت رخصت ہوجاتی ہے ضمیر مرجاتا ہے۔ شرم وحیا نکل جاتی ہے، شیطان انسانی جسم میں خون کی طرح رواں دواں ہے۔ چنانچہ کتنی مرتبہ ایسا ہوا کہ باہمی مذاق، ملاقات اور گفتگو کے نتیجہ میں کوئی اجنبی مرد اور عورت ایک دوسرے پر فدا اور فریفتہ ہوگئے پھر اس خرابی کے بچاؤ کی کوئی تدبیر کام نہ آئی۔ نمائشی اور فیشن والے برقعے: بعض خواتین جب گھر سے نکلتی ہیں تو ایسے برقعے استعمال کرتی ہیں جس سے بدن نمایاں طور پر نظر آتا ہے یا چست برقعے بدن کی ساخت اور زیادہ پرکشش دکھائی دیتے ہیں۔ بعض خواتین اور لڑکیوں کے برقعے صرف گھر سے باہر نکلتے وقت جسم پر رہتے ہیں اس کے بعد دفتر اسکول کالج جس میں بے پردہ ہوجاتی ہیں وہ سمجھتی ہیں یہاں تو سب اپنے ہیں ان سے کیا پردہ کرنا۔ ایسا برقعہ یا حجاب کرنا دراصل روایتی، رسمی، وقتی اور نفسانی خواہشات کے تابع ہونے والا برقعہ ہے۔ مردوں اور عورتوں کا ایک بڑا طبقہ تو پردہ کے حکم کو ترقی کی راہ میں رکاوٹ سمجھ کر اپنی زندگی ہی سے پردہ کو علاحدہ کر رکھا ہے اور دوسرا طبقہ جو دیندار سمجھا جاتا ہے ان کا پردہ رسمی وروایتی ہو کر رہ گیا ہے اور آج کے اس فیشن زدہ ماحول میں گھروں کے اندر نامحرم سے پردہ کا اہتمام نہ مردوں کو ہے اور نہ عورتوں کو۔ خصوصاً خالہ زاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد اور تایا زاد بہنوں بھائیوں کے درمیان اسی طرح ممانی، چاچی، سالی، بھاوج سے مرد پردہ نہیں کرتے اور خالو، پھوپھا، بہنوئی، دیور جیٹھ سے عورتیں پردہ نہیں کرتی۔ ایسے مرد اور خواتین کو اللہ سے ڈرنا چاہئے۔ حجاب اور پردہ کے سلسلہ میں چند واقعات احادیث کی روشنی میں: (۱) حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت میمونہؓ نے آپؐ کے پاس تھے کہ ایک نابینا صحابی حضرت عبداللہ بن ام مکتوم اندر آئے تو رسول اکرم نے فرمایا تم دونوں ان سے پردہ کرو۔ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ تو نابینا ہیں نہ دیکھ سکتے نہ پہچان سکتے تو آپؐ نے فرمایا تم تو دیکھ سکتی ہیں (ترمذی) (۲) حضرت صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز اس قدر اندھیرے میں پڑھتے تھے کہ عورتیں چادروں میں لپٹی ہوئی اپنے گھر واپس ہوتی تھیں اور اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں۔ (بخاری) کسی غزوہ میں ام خلاد رضی اللہ عنہا کے لڑکے شہید ہوگئے تو ان کے بارے میں معلومات کرنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو اس وقت ان کے چہرہ پر نقاب پڑی ہوئی تھی کسی نے تعجب سے پوچھا: اس (پریشانی کے وقت بھی) آپ کے چہرہ پر نقاب ہے۔ ام خلاد نے جواب دیا کہ میں نے اپنا بیٹا کھویا ہے شرم وحیا نہیں کھوئی ہے۔ (سنن ابوداؤد) پردہ اور حجاب ایک مسلم عورت یا لڑکی کے لئے مختلف حیثیتوں سے فائدہ مند ہے۔ صنفی حیثیت سے چونکہ عورت کمزور ہے پردہ اسے طاقت ور بناتا ہے اور بدمعاشوں کے شکار ہونے سے بچاتا ہے۔ پردہ اخلاقی حیثیت سے بھی اس لے ضروری ہے کہ بے پردگی شہوت کو بھڑکاتی ہے اور یہ قوموں کے اخلاق کو تباہ کرنے کا ذریعہ ہے۔ صحت جسمانی اور طبی نقطہ نظر سے بھی ضروری ہے کہ پردہ کردے۔ عورت کا پردہ مکمل اس وقت ہوتا ہے جب وہ گھر سے باہر نکلتے ہوئے خوشبو استعمال نہ کرے کیوں کہ اس سے مردوں کے جذبات بھڑکتے ہیں۔ اسی طرح مسلم عورتیں جب باہر نکلیں تو مردوں کے ساتھ اختلاط سے بچیں بغیر محرم کے سفر نہ کریں۔ معاشرہ وملک کا زوال کا بنیادی سبب عورتوں کا بے پردہ ہوجانا ہے۔ زیب وزینت بننے سنورنے میں مغربی کلچر کی نقالی کرتی ہوئی لڑکیاں اور عورتیں سماج کو برباد کرنے کا سبب ہے کیوں کہ مغربی کلچر نے مسلم تہذیب کو بہت تباہ کیا ہے۔ عورتیں بے پردہ ہوکر بے حیائی کو جنم دینے لگی اور معاشرہ میں عریانیت، بے حیائی اور بداخلاقی پھیلانے لگی، شہوت پرستوں نے ان کی بے پردگی وعریانی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ان سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ عورت کا لباس کیسا ہونا چاہئے؟ عورت کے لئے اور پردہ محفوظ قلعہ ہے اور لباس ہی سے اس کی دینداری یا بے دینداری معلوم ہوتی ہے۔ لباس ایسا ہو کہ جو عورت کو پوری طرح چھپادے بذات خود زینت کا ذریعہ نہ ہو جہنم میں عورتوں کی کثرت عریاں لباس کے سبب ہے۔ عورت ایسا لباس اور کپڑا پہنے جو کہ موٹا ہوتا کہ جسم نظر نہ آئے۔ حدیث میں ایسی عورتوں پر لعنت کی گئی جو لباس پہن کر بھی برہنہ نظر آئے گی۔ قیامت کے دن یعنی وہ لباس پہن کر بھی جسم کی نمائش کرنے والی ہوگی۔ عورت کا لباس تنگ نہ ہو بلکہ کشادہ اور ڈھیلا ہو۔ کپڑے خوشبو عطر یا پرفیوم سے معطر نہ ہو۔ عورت کا لباس مرد کے لباس جیسا نہ ہو۔ ایسی عورت پر لعنت کی گئی۔ عورت کا لباس کافر عورتوں جیسا نہ ہو جیسا کہ ساڑی بلوز جو پیٹ پیٹھ نمایاں ہوتے ہیں۔ بلاضرورت عورتیں گھر سے باہر نہ نکلیں تنہا ہرگز نہ نکلیں۔ جب عورت گھر سے بے پردہ اور خوشبو کے ساتھ نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک میں رہتا ہے اور اس کے ذریعہ فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جب ضرورت ہو تو شوہر کی اجازت کے ساتھ محرم ساتھ ہو۔ خوشبو نہ لگائے، زینت بجنے والا، زیور استعمال نہ کرے۔ مردوں کے ساتھ اختلاط نہ ہو۔ خوبصورتی باقی نہیں رہے گی بلکہ خوب سیرت باقی رہے گی۔ خوبصورتی بھی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ایک نعمت ہے لیکن خوب سیرت ہمیشہ باقی اور کام آئے گی کیوں کہ سب سے اچھا انسان (مرد وعورت) وہ ہے جس کے اخلاق اور سیرت سب سے اچھے ہوں۔ جاہل عورتیں اپنی فطری خوبصورتی کو چھوڑ کر مصنوعی خوبصورتی اپناتی ہیں اور وہ اسی فکر اور شوق میں بیوٹی پارلر کا رخ کرتی ہیں۔ ہمہ اقسام کے میک اپ کا قیمتی سامان خریدتی ہیں بلکہ شوہروں کی کمائی کا ایک بڑا حصہ عورتیں بیوٹی پارلر یا مختلف مصنوعی خوبصورتی کا سامان خریدتی ہیں۔ غذا سے بڑھ کر ہر ماہ بعض خواتین اپنا پیسہ میک اپ پر خرچ کرتی ہیں۔ حقیقی اور فطری خوبصورتی دراصل اس کے پردہ اور حجاب میں ہے۔ وضو کرنے اور نماز پڑھنے میں ہے، قرآن کی تلاوت اور سادہ زندگی گزارنے میں شرعی لباس اپنانے میں ہے۔ میانہ روی اور اعتدال کے ساتھ زندگی گزارنے میں ہے جسمانی حسن وجمال تو ختم ہونے والا ہے بڑھاپا اور بیماری اس کی جوانی کی ساری خوبصورتی کو زائل کرنے والی ہے۔ خواتین۔ حجاب۔ لباس سے متعلق جدید مسائل: مسلم عورت کا گاڑی چلانا شریعت کی روشنی میں اور فتنوں کے دور میں جائز نہیں ہے۔ اس سے بے شمار خرابیاں اور خطرناک نتائج جنم لیتے ہیں مثلاً مرد وزن کا باہم اختلاط اور غیر مردوں کے سامنے اظہار زینت وغیرہ بے پردگی کا سبب بنتے ہیں جو کہ مسلم معاشرہ کے لئے تباہ کن ہے۔ ایسی عورتوں پر مرد نگاہیں دوڑاتے ہیں اور ان کے نظارے سے لطف اندوز ہوکر گنہگار بنتے ہیں اور معاشرہ میں فحش اور منکرات پھیلنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ (۲) عورت کا مردوں کے ساتھ مل کر کام کرنا: عورت کا مردوں کے ساتھ مل کر کام کرنا انتہائی مذموم اور خطرناک ہے۔ اس کے نتائج بہت برے ہوتے ہیں اور یہ فتنوں کے بڑھنے کا راستہ ہے۔ اجنبی عورت کے ساتھ اختلاط سے منع کیا گیا اس کے ساتھ تنہا سفر کرنا، آفس میں کام کرنا شر کے دروازے کھولنے کا ذریعہ ہے۔ مردوں کے لئے عورت سے بڑا کوئی فتنہ نہیں (صحیح مسلم) (۳) شرابی شوہر کے ساتھ رہنے کے بارے میں الشیخ بن باز رحمہ اللہ کا فتویٰ ہے کہ اگر شوہر نماز بھی پڑھتا اور شراب بھی پیتا ہے تو یہ ایک عظیم گناہ اور سنگین جرم ہے لیکن وہ کافر نہیں ہوتا بلکہ فاسق ہے۔ اس بارے میں بیوی خاوند سے انکار کرکے گھر سے نکل جائے تو اجازت ہے اگر وہ صبر کرسکے تو ساتھ رہنے میں کوئی حرج نہیں۔ (۴) خواتین کی تصاویر شائع کرنے والے، فحش وبدکاری پھیلانے والے ذرائع نیم عریاں لباس کی تصاویر نشہ آور اشیاء کے استعمال کی اجازت دینے والی فوٹوز اور ویڈیوز ناجائز اور حرام ہے۔ (۵) موسیقی گانے بجانے اور عورتوں کے سیریل پروگرام دیکھنا شریعت میں حرام ہے۔ اس لئے کہ یہ چیزیں دین کے راستے میں رکاوٹ ہے۔ دل کی بیماریوں کا سبب ہے اور حرام کردہ فحش ومنکرات کے ارتکاب کا باعث ہے۔ (۶) گھر میں لہو ولعب، فحش اور بے حیائی اور بے پردگی ہو تو؟ امر بالمعروف ونہی عن المنکر (نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا) مسلمان مرد وخواتین کی ذمہ داری ہے۔ والدین اپنی اور اولاد کی اصلاح کے ہمیشہ فکرمند رہیں انہیں جہنم کی آگ سے بچانے کی کوشش کریں کیوں کہ ماں اگر جھوٹ بولے گی گناہ کرے گی، نماز نہیں پڑھے گی اور غلط کاموں سے خود نہیں بچے گی جیسے بے پردگی، جھوٹ، غیبت، حسد اور دوسری غیر عورتوں کی نقالی اور فیشن پرستی کرے گی تو اولاد کے اندر بھی وہی عادتیں آئے گی۔ مومن مرد عورتیں ذمہ دار ہیں کہ وہ نیکیوں کو پھیلائے اور منکرات سے روکیں ورنہ اللہ کے عذاب کے یہ بھی مستحق ہوں گے۔ (مسند احمد) اور ایسے لوگوں پر لعنت اترتی ہے۔ گھروں میں بے دینی بے حیائی اور فحش ومنکرات ہوتے ہیں تو اس گھر سے برکت ختم ہوجاتی ہے کیوں کہ یہ کام شیطانی ہیں اور جہاں اللہ کا ڈر ختم ہوگیا تو وہاں خیر وبرکت بھی ختم ہوجاتی ہیں۔ مسلم خواتین کے لئے ناجائز کام جس کو عورتیں معمولی سمجھتی ہیں۔ (۱) کسی بھی مسلم مرد عورت کے لئے کسی کی تصویر بطور یادگار سنبھال کر رکھنا جائز نہیں اس کو ضائع کردینا چاہئے۔ حضرت علی کو اللہ کے رسول نے تصویر اور اونچی قبر مٹانے کا حکم دیا تھا۔ (صحیح مسلم) (۲) عورت اگر نخرے سے باتیں کرے گی تو فتنہ ہوگا اس لئے ایسی آواز بھی پردہ ہے۔ عورتوں کو غیر مردوں سے بات کرتے وقت نرم لہجہ اختیار کرنے سے منع کیا گیا کیوں کہ یہ دلی روگ میں مبتلا مردوں کے لئے گناہ کا ذریعہ بنتی ہے۔ (الاحزاب ۳۲) (۳) شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر جانا جرم ہے جہاں جانے سے فتنہ ہو اور ساتھ میں کوئی محرم بھی نہ ہو تو یہ بہت خطرناک جرم اور گناہ ہے۔ (۴) عورتوں کو غیر مرد اگر حرام اور ناجائز تحفے دیتے ہیں تو یہ بڑا جرم اور گناہ ہے جو لوگ ایسی حرکت کرتے ہیں وہ برے راستے کی جانب جارہے ہیں۔ عورتیں ایسی حرکتوں سے بچیں اور بچائیں۔ (۵) اکیلی عورت کا اجنبی ڈرائیور کے ساتھ گاڑی میں سوار ہونا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح غیر محرم لوگوں سے مصافحہ کرنا قطعاً ناجائز ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلم خواتین وطالبات کو شرعی حجاب اپنانے اور کتاب وسنت پر عمل کرنے اور امہات المومنین کی سیرت اختیار کرنے کی توفیق دے۔ آمین

امریکہ میں جہیز نہیں ہوتا؟

ڈاکٹر علیم خان فلکی
صدر سوشیو ریفارمس سوسائٹی آف انڈیا، حیدرآباد

کئی سال بعد ایک بار پھر امریکہ رہنے کا اتفاق ہوا۔ کئی شہروں بشمول سیلیکان ویلی بھی جانے کا اتفاق ہوا جہاں ICNA کی جانب سے دو روزہ کنوینشن کا انعقاد کیا گیا تھا، آپ کو اندازہ ہوگا کہ ہمارے اس دورے کا مقصد کیا رہا ہوگا۔ جی ہاں۔۔ ہم وہاں نکاح کو مکمل سنّت کے مطابق کروانے یا پھر مکمل بائیکاٹ کروانے کی مہم لے کر گئے تھے۔ جانے کے بعد چند انتہائی سادہ لوح دوستوں سے پتہ چلا کہ امریکہ میں نہ جہیز ہوتا ہے اور نہ جہیز کا ڈیمانڈ۔ ہمیں بے انتہا خوشی بھی ہوئی اور دکھ بھی۔ خوشی اس لئے ہوئی کہ جہاں نہ جہیز ہوتا ہے نہ ڈیمانڈ، نہ بارات ہوتی ہے نہ بینڈ، وہاں سنّت کا بول بالا ہوتا ہوگا، نہ کوئی طلاق ہوتے ہوں گے نہ خلع، نہ تو ’’لوگ کیا کہیں گے‘‘ کے خوف سے کسی باپ کا گھر بکتا ہوگا نہ بھائیوں کو کنگال ہونا پڑتا ہوگا اور نہ مجبور بیٹیوں کو گھروں سے بھاگنا پڑتا ہوگا۔ لیکن دکھ اس بات کا ہوا کہ 90٪ شادیاں تو وہی راجندر جی یا مہارانی جودھا بائی کی قوم کی رسم ورواج پر ہوتی ہیں، بس فرق یہ ہے کہ امریکہ میں کسی کو قرض لینا نہیں پڑتا۔ دونوں کے پاس ڈالروں کی کمائی اتنی زیادہ ہے کہ ان میں کوئی بھی ایک دوسرے پر بوجھ نہیں بنتا۔ وہاں بھی لوگوں نے یہ فتویٰ حاصل کرلیا ہے کہ اگر استطاعت ہو اور اپنی خوشی سے خرچ کررہے ہوں تو جائز ہے۔ یہ غنیمت ہے کہ اکثریت کے پاس استطاعت رکھنے کے باوجود شراب، جوّا یا زِنا اب بھی حرام ہے۔ ورنہ شادیوں کے اسراف کو جائز کرلینے والے اگر شراب وغیرہ کو بھی جائز کرلیتے تو ہم اُن کا کیا بگاڑ لیتے؟ جب سادہ لوح دوستوں کے مطابق اگر انڈیا پاکستان میں شادیوں کی جتنی خرافات ہیں، امریکہ کینیڈا ان سے پاک ہے تو پھر شادیوں کے نتائج پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ ایک سنّت یعنی سنّت نکاح کی حقیقی روح کو پامال کرنے کے نتیجے میں انڈیا پاکستان میں جتنی اخلاقی بربادیاں پیدا ہوچکی ہیں، امریکہ کینیڈا وغیرہ میں تو یہ بربادیاں کئی گنا زیادہ ہیں۔ وہاں کے معاشرہ کو دیکھ کر کئی سوالات ذہن میں ابھرتے ہیں، جیسے: ☆۔30 تا 40 سال کے بیچ کی کنواریوں اور مطلقاؤں کی اتنی بڑی تعداد کیوں ہے؟ ☆۔ علیحدگی کے نتیجے میں ماں یا باپ سے الگ ہوجانے والے بچوں کی تعداد آبادی کے تناسب سے انڈیا پاکستان سے بھی زیادہ کیوں ہے؟ ☆۔ دیسی امریکنوں بالخصوص لڑکیوں میں شادی نہ کرنے کا رجحان اتنا زیادہ کیوں ہے؟ ☆۔ ویمنس رائٹس کی وہاں خوب تعریف کی جاتی ہے۔ لیکن حقیقت میں جو کچھ ہورہا ہے اس میں عورتوں کے حقوق کی حفاظت ہے یا بربادی؟ لبرٹی آف ویمن کہہ کر عورتوں کے دماغ میں جو کچھ بٹھادیا گیا ہے، وہ صرف یہ ہے کہ اُنہیں ایک ہی مرد یعنی شوہر کو ہی نہیں بلکہ ہر مرد کو خوش رکھنے کی لبرٹی۔ کم سے کم لباس پہننے کی لبرٹی، بلاضرورت بھی نوکری کرنے کی لبرٹی، نوکری کے نتیجے میں بچوں کی تربیت تباہ کرنے کی لبرٹی، طلاق لے کر بچوں کو باپ سے چھیننے اور گھر اجاڑنے کی لبرٹی۔ عورت بے چاری معصوم ہوتی ہے، اسے لبرٹی کے نام پر اس دھوکے اور بربادی کے نالے میں بہہ جانے کا اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب وہ اپنی عمر کی بازی ہار چکی ہوتی ہے۔ ☆۔ اچھا کمانے والی لڑکیوں کو F1، یا H1B لڑکا نہیں چاہئے، بلکہ اپنے زیادہ سے زیادہ کمانے والا سیٹیزن لڑکا چاہئے۔ کیوں؟ ☆۔ اچھا کمانے والے سیٹیزن لڑکے وہاں لڑکیوں کو کار کے طور پر استعمال کرنا چاہتے ہیں، بغیر ٹیسٹ ڈرائیو کے کار خریدنا نہیں چاہتے، خریدیں بھی تو دو تین سال میں بدلنا بھی چاہتے ہیں۔ ☆۔ اِس پورے منظرنامے میں ماں باپ مکمل بے بس ہیں۔ ایسا کیوں؟ ان تمام سوالات پر اگر غور کیا جائے تو یہی نتیجہ سامنے آتا ہے کہ عورت اور مرد کے درمیان ایک اٹوٹ محبت اور حفاظت کی ضمانت صرف اسلامی نکاح میں پوشیدہ ہے۔ لیکن نکاح کا ڈپارٹمنٹ ہی اتنا کرپٹ ہوچکا ہے کہ نکاح سے برکت نہیں مصیبت اور اخلاقی تباہی ہی تباہی وجود میں آرہی ہے۔ ایک طرف ہندوستان پاکستان میں غربت وافلاس، عیاشی اور فحاشی کی شکل میں تو امریکہ وغیرہ میں ان گمراہیوں کی شکل میں جو اوپر بیان کی گئی ہیں۔ اور عربوں میں شادیوں کی غیرشرعی رسومات کی وجہ سے جو بربادی ہے مسیار اس کی ایک مثال ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ نکاح کے وہ کیا سنہری اصول تھے جو شریعت نے ہمیں دیئے تھے، جن سے غفلت کی وجہ سے پوری امت آج بدترین معاشرتی تباہی کا سامنا کررہی ہے۔

نکاح کے سنہری اصول

۱۔ سب سے بہترین نکاح وہ ہے جو سب سے آسان اور کم خرچ ہو (حدیث)۔ یعنی سب سے بدترین نکاح وہ ہے جس میں زیادہ سے زیادہ خرچ ہو۔ (زیادہ خرچ کی وجہ۔۔ لوگ کیا کہیں گے، شان، Status quo، عورتوں کی ضد)۔ ۲۔ بالغ ہونے کے بعد پہلے نکاح فرمانِ رسول ﷺ تھا۔۔۔ ایجوکیشن، کیریئر، بچے یہ تمام نکاح کے بعد پلان کئے جاسکتے ہیں، لیکن اِس حکم کو مکمل الٹ دیا گیا ہے، نتیجہ سامنے ہے۔ ۳۔ مہر واجب ہے اس کے بغیر نکاح باطل ہے۔ مہر اسی وقت مہر کہلائیگا جب مرد مال ادا کرے، اور لڑکی کے ماں باپ کو ایک روپیہ بھی خرچ کرنا نہ پڑے۔ اگر لڑکی والوں پر منگنی، جوڑے یا ہُنڈے کی رقم، بارات کے کھانے، خوشی سے جہیز، سلامی، اور پہلی زچگی کے خرچ کا بوجھ ڈال دیا گیا تو مہر واجب کی اہمیت دفن ہوگئی۔۔ اب نکاح نہیں ایک کاروبار ہے۔ ۴۔ لڑکا یا لڑکی کے انتخاب میں خاندان، خوبصورتی، یا دولت نہیں پہلے کردار دیکھو۔ (حدیث) اگر اِس ایک حدیث پر سختی سے عمل ہو تو آج بھی طلاق یا خلع یا جھگڑے بند ہوسکتے ہیں۔ لوگ زیادہ سے زیادہ ایجوکیشن اور کمائی کے لئے نہیں دوڑیں گے بلکہ اپنی کردار سازی کی فکر کریں گے ورنہ کوئی رشتہ نہیں آئے گا۔ ۵۔ جس طرح ویلنٹائن ڈے، نیو ایئر پارٹی وغیرہ کو اس لئے حرام قرار دیا گیا کہ وہ یہود ونصاریٰ کی نقل ہیں، اسی طرح ہندو شادیوں کی ہر رسم جو مسلمانوں نے اپنائی ہے وہ بھی حرام ہے اور ایسی شادیوں میں شرکت ان حرامکاریوں کو اور مضبوط کرتی ہے۔

ذمہ دار کون؟

ہماری مذہبی قیادت کی یہ مجرمانہ غفلت ہے۔ جہاں چھوٹے چھوٹے فقہی اور مسلکی عقائد کو نافذ کرنے مسجدیں الگ کرلی جاتی ہیں وہیں نکاح کے احکام میں منشائے شریعت کیا ہے، اس کو بھی نافذ کیا جاسکتا تھا۔ نہ صرف ایسی رسموں کی بلکہ ان میں شرکت کی شرعی حیثیت پر حکم لگایا جاسکتا تھا۔ لیکن ہوا یہ کہ تینوں مسلکوں کی علما کی اکثریت اور دوسری طرف مشائخین نے ایک طرف تو ان رسموں کی خوب مذمّت کی لیکن دوسری طرف یہ کہہ کر چور دروازے سے سب کچھ جائز کردیا کہ اگر لڑکی والوں کی طرف سے خوشی سے جہیز یا کھانا دیا جارہا ہے تو یہ جائز ہے۔ کسی نے اس کو مباح کہہ کر جائز کیا کسی نے عرف یا روایت کہہ کر۔ حالانکہ دونوں جواز غلط ہیں۔ یہ سراسر بدعت کی تعریف میں آتے ہیں۔

حل کیا ہے؟

حل یہ ہے کہ سوشیو ریفارمس سوسائٹی آف انڈیا کی طرح سوشیو ریفارمس سوسائٹی آف امریکہ اینڈ کینیڈا قائم کی جائے جو ایک سماجی اور اخلاقی انقلاب کے بیج بو سکے۔ امریکہ وغیرہ میں آرگنائزیشنس تو بہت ہیں جو لاکھوں ڈالر جمع کرکے مسجدیں اور مدرسے بنارہی ہیں، یا پھر انڈیا پاکستان کو پیسہ بھیج کر غریبوں کی مدد کررہی ہیں۔ انہیں اس بات کا اندازہ بالکل نہیں ہے کہ اس طرح کی مدد سے غریبی کم تو نہیں ہوگی لیکن بھکاریوں کی تعداد کئی گنا بڑھتی جائیگی۔ جس قسم کی ٹکنیکل ایجوکیشن میں مدد کی جارہی ہے، ان سے سارے میکانک، پیرامیڈیکل، ٹیچر جیسے لوگ پیدا ہورہے ہیں جو قوم کو کھڑا کرنے کے کام کے نہیں بلکہ صرف اپنے پیٹ بھرنے اور پھر شادیوں میں پیسہ لٹانے والے ہی لوگ نکل سکتے ہیں۔ مدرسوں سے جو حافظ نکل رہے ہیں وہ تراویح کے لئے تو بہت خوب ہیں لیکن جب یہ خود نہ قرآن سمجھتے ہیں نہ عربی تو قرآن ان کے لبوں پر تو ہے لیکن حلق سے نیچے نہیں اتر سکا۔ علما جس قسم کا نصاب پڑھ کر عالم بنتے ہیں اس نصاب کے ذریعے یہ بہترین حنفی، شافعی، دیوبندی، بریلوی یا اہلِ حدیث تو بن سکتے ہیں لیکن اچھے مسلمان بن کر دین کو سیاسی، معاشی، اخلاقی اور معاشرتی طور پر نافذ کرنے کے لئے ایک طاقتور اجتماعیت نہیں بن سکتے۔ قوم کو ایک طاقتور اخلاقی فوج بنانے کا کام دور دور تک کہیں نہیں ہے۔ ہاں انفرادی طور پر کچھ لوگ کررہے ہیں، لیکن یہ جب تک ایک اجتماعی طاقت نہیں بنیں گے کوئی خاطرخواہ نتیجہ نکلنے والا نہیں ہے۔ یہ لاکھوں ڈالر کے چندے اور زکوٰۃ کا ثواب اپنی جگہ ہے، لیکن قوم کی تعمیر کے لئے کسی کام کا نہیں ہے۔ آج کا ہر دانشور اور ہر Social activist امیروں سے پیسہ لے کر غریبوں کی فلاح کے کاموں میں لگا ہوا ہے، اور ہمارا دشمن ہمارے دین، ہمارے کلچر، ہماری تاریخ بلکہ ہمارے پورے وجود کو بلڈوز کرتا چلا جارہا ہے۔ اِس کا مقابلہ کرنے کے ڈائرکشن میں کوئی ٹھوس کام نہ ہورہا ہے اور نہ کوئی اس بارے میں سوچنے کی ہمت کررہا ہے۔ کہیں مودی کا ڈر ہے تو کہیں ٹرمپ کا، کہیں خروج کا خوف ہے تو کہیں اپنے بیٹوں اور دامادوں کے مستقبل کا۔ اِس کام کے آغاز کا پہلا قدم یہ ہے کہ سب سے پہلے اپنے خاندانوں اور اپنی آنے والی نسلوں میں رسول اللہ ﷺ کے نکاح کا صحیح نظام نافذ کریں، جس میں نہ صرف مکمل ویمنس رائٹس کی گارنٹی ہے بلکہ پورے معاشرے کی غربت، افلاس، اور گمراہی کا علاج ہے۔ ہم یہ کام سوشیو ریفارمس سوسائٹی آف امریکہ اینڈ کینیڈا کو قائم کرکے کرسکتے ہیں۔ اگر امریکہ اور کینیڈا کے صرف 2٪ لوگ بھی ہمارا ساتھ دیں تو ہم ایک انتہائی پُرامن پیغام رسانی کے ذریعے ایک طرف ہندوستان کے 85 کروڑ غیرمسلم بھائیوں کو دوسری طرف شادی سے کترانے والے لاکھوں امریکنوں اور یورپین بھائیوں کو اسلام کے قریب لاسکتے ہیں۔ اس کے بعد دوسرا اور تیسرا قدم کیا ہوگا، یہ انشاءاللہ بعد میں بتائیں گے۔ میرے دوستو، ایک بات کہنے کی اجازت دیجئے۔ انگریز جب 17th سنچری میں مغل بادشاہ جہانگیر کے دربار میں صرف تجارت کرنے کی غرض سے داخل ہوئے تھے وہ سو سے زیادہ نہیں تھے۔ ان میں صرف Traders, workers and sailors تھے۔ پھر وہ ترقی کرتے کرتے دو سو سال میں پورے ہندوستان پر حکومت کرکے دیش کو مکمل لوٹ کر چلے گئے۔ آپ لوگ بھی جب غربت وافلاس سے بھرے انڈیا یا پاکستان سے نکل کر یہاں پہنچے تھے، آپ نے بہت محنت کی اور قدم جمائے۔ کسی نے ٹیکسی چلائی، کسی نے پٹرول پمپ پر کام کیا۔ لیکن یہ کیا کہ آپ نے ترقی کرکے ڈالروں کے نشے میں بجائے اپنے دین، اپنے کلچر اور اپنی ہسٹری کو زندہ کرتے، آپ انہی کے کلچر میں ضم ہوگئے۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے امریکہ ہی کے ایک دورے کے موقع پر شائد اسی لئے کہا تھا کہ ’’لوگوں نے یہاں آکر معاشی طور پر تو خوب ترقی کی لیکن اخلاقی طور پر خودکشی کرلی‘‘۔ اس کا نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔ آج آپ کی نسلیں آپ کے دین اور تاریخ کو روند کر آگے بڑھ رہی ہیں۔ اُن کے نزدیک آپ کا دین، آپ کلچر، زبان، تاریخ سب کچھ ایک Ancient History کے علاوہ کچھ نہیں۔ آپ بڑھاپے میں آکر سوائے تبصروں اور افسوس کے کچھ نہیں کرسکتے۔ اب بھی وقت ہے۔ ہمارا ساتھ دیجئے۔ میں پھر ایک بار دوہرا رہا ہوں کہ صرف 2٪ لوگ اپنے وقت، پیسے اور توانائیوں کے ساتھ ہمارا ساتھ دیں گے تو ہم نہ صرف ہماری نسلوں کو بچالیں گے بلکہ دوسری قوموں کو بھی اسلام کا صحیح راستہ دکھا سکیں گے۔ ورنہ یہ نسلیں تو غلام بن کر رہیں گی ہی، لیکن آپ پر ہمیشہ ایک Terrorist, foreigner and invader ہی کا لیبل لگا رہے گا۔ آج ایک انقلاب کے بیج بونے میں مدد کیجئے، کل آپ ہی کی نسلیں اس کی فصل کاٹیں گے، ورنہ آج سے پچیس پچاس سال بعد آپ کے نسلوں کے دماغ سے اسلام اسی طرح غائب ہوجائیگا جس طرح مسلمانوں کی حکومت کے خاتمے کے بعد اسپین، چین اور روس کے مسلمانوں کی زندگی سے نکل گیا۔

نہ سمجھوگے تو مٹ جاوگے اے ہندوستاں والو
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

اگر آپ اِس درد کو محسوس کرتے ہیں اور ہمارا ساتھ دے سکتے ہیں تو واٹس اپ پر رابطہ فرمائیں۔ 964257172191

اردو سے متعلق سرکاری اداروں میں مدارس کی نمائندگی ضروری

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نائب ناظم امارت شرعیہ بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ

اردو زبان وادب کے حوالے سے جب بات چلتی ہے تو ہر سطح پر یہ اقرار واعتراف کیا جاتا ہے کہ اگر اردو آج زندہ ہے تو مدارس اسلامیہ کے دم سے، وہ مدارس اسلامیہ جہاں اردو بولی جاتی ہے، پڑھی جاتی ہے، سمجھی جاتی ہے اور سمجھائی جاتی ہے، اساتذہ بھی اردو بولتے اور لکھتے ہیں اور طلبہ بھی، اردو اخبارات ان کے گھر آتے ہیں اور وہ اپنے بچوں کو بھی انگلش میڈیم کی راہ نہیں دکھاتے، اردو میڈیم میں پڑھاتے ہیں، اس طرح اردو گھر گھر کی زبان بنتی جاتی ہے، اردو میں جو کتابیں میں چھپ رہی ہیں، ان میں ایک بڑا حصہ مدارس اسلامیہ کے ذریعہ شائع شدہ کتابوں، رسائل اور میگزین کا ہے، آج جب کہ سارے ادباء شعراء اور نقاد، قاری کی گمشدگی کی بات کرتے ہیں، مدارس اسلامیہ سے جو کتابیں میں شائع ہورہی ہیں، ان کو آج بھی قاری کی بڑی تعداد دستیاب ہے اور مہینوں کے فاصلے سے ہی ایڈیشن پر ایڈیشن نکالنے پڑ رہے ہیں، ہندوستان میں کتابوں کی جو مارکیٹ ہے، دہلی، دیوبند اور بریلی، وہاں جاکر دیکھیں، اردو میں چھپی کتابیں کس قدر سرعت اور تیزی کے ساتھ نکل رہی ہیں اور تصنیف وتالیف کا سلسلہ بھی کسی قدر جاری وساری ہے۔ اردو کے سلسلے میں مدارس اسلامیہ کی اس زریں خدمات اور اردو کی نشو نما، ترویج واشاعت میں مضبوط حصہ داری کے باوجود، واقعہ یہ ہے کہ اردو سے متعلق سرکاری، غیر سرکاری ادارے، تنظیمیں اور اکیڈمیوں میں انہیں ہر دور میں نظر انداز کیا جاتا رہا ہے، پورے ملک میں اردو کے لئے کام کرنے والی تنظیموں کا جائزہ لیں تو اردو کی بے لوث خدمت کرنے والے مدارس اسلامیہ کے لوگ کہیں نظر نہیں آتے، اس طرح اردو سے متعلق ایوارڈ بھی انہیں لوگوں کی جھولی میں جاتا ہے، جن کا اثر ورسوخ اور لابی مضبوط ہوا کرتی ہے، کبھی ان ایوارڈوں کے دینے میں جلب منفعت کا پاس رکھا جاتا ہے اور کبھی دفع ضرر کا، ہر دو صورت میں اصل حق دار تک چیز نہیں پہونچتی، یقیناً کبھی کبھی بعض اہل بھی فہرست میں داخل ہوجاتے ہیں؛ لیکن ان کی حیثیت مستثنیات کی ہوتی ہے، اردو کے نام سے عز وافتخار پانے والے بیشتر وہی لوگ ملیں گے، جن کے بچے انگلش میڈیم میں تعلیم پاتے ہیں اور وہ اس غیر ملکی زبان میں لکھنا بولنا؛ بلکہ سوچنا تک وجہ افتخار سمجھتے ہیں، ایک بار پروفیسر ثوبان فاروقی نے کہا تھا کہ اردو ایک زبان نہیں، یہ ایک تہذیب ہے، ثقافت ہے، ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ اب ہم سوچتے بھی انگلش میں ہیں، ہماری زبان پر انگلش کے الفاظ ہوتے ہیں، ہم اسے اردو میں منتقل کرتے ہیں واقعہ یہ ہے کہ ہماری بول چال کی زبان سے لے کر ہماری تحریر میں بھی بہت سارے الفاظ دوسری زبان کے آتے ہیں اور ہم اس کو اردو میں منتقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، یقیناً دوسری زبانوں کے الفاظ کے قبول کرنے سے زبان کے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ ہوتا ہے لیکن ان الفاظ سے متاثر ہوکر اردو کے املا اور رسم الخط میں تبدیلی کی بات بھی کی جاتی رہی ہے؛ بلکہ عربی زبان کے جو الفاظ اردو میں داخل ہوئے، ان کے رسم الخط میں تبدیلی اس کا خاندان ہی گم ہوکر رہ جائے گا، انگریزی کے سائلنٹ حروف پر جن کو اعتراض نہیں ہے وہ اردو میں واؤ معدولہ اور یائے معدولہ کو ختم کرنے کی بات کرتے رہتے ہیں، ان ساری تبدیلیوں سے اردو کو بچا کر اگر کسی نے رکھا ہے تو وہ مدارس اسلامیہ کے اساتذہ اور طلبہ ہیں، جن کے لیے اردو کے نام پر منعقد کسی سیمینار سمپوزیم اور اکیڈمیوں میں گنجائش نہیں ہے اور انہیں حاشیہ سے بھی باہر رکھا گیا ہے، حاشیہ پر رکھی چیزیں بھی دکھائی دیتی ہیں، جب معاملہ حاشیہ سے باہر کا ہو تو اس کے داخلی وجود سے ان دیکھی کی بات سامنے آتی ہے جو اردو زبان وادب کے لیے کسی طرح بھی مفید نہیں ہے، اس لیے اگر اردو کو ہر سطح پر زندہ رکھنا ہے اور اس تحریک کو کامیابی سے ہم کنار کرانا ہے تو مدارس اسلامیہ کو اردو کی سرکاری وغیر سرکاری تنظیموں سے جوڑنا ہوگا، ان کی مختلف موقعوں سے حوصلہ افزائی کرنی ہوگی؛ تاکہ ان کے کاموں میں تیزی آئے اور وہ زبان وادب کو صحیح سمت اور صحیح رخ پر لے کر چل سکیں؛ کیونکہ اردو کو عوامی سطح تک لے جانے کے لیے ان کے پاس جتنی افرادی قوت ہے، وہ کسی بھی تنظیم، ادارے اور شعبوں کے پاس نہیں ہے، یونیورسٹی تک کے شعبہ اردو میں داخلے کے لیے طلبہ نہیں مل رہے ہیں، چونکہ نیچے سے ہی اردو پڑھنے والوں کی تعداد کم رہتی ہے اور حالت یہ ہے کہ مولانا آزاد اردو یونیورسٹی کے بی ایڈ وغیرہ کی تدریس بھی بیشتر مراکز پر انگریزی زبان میں ہو رہی ہے یہ مضحکہ خیز ہے، ان یونیورسٹیوں میں بھی جو طلبہ داخل ہورہے ہیں ان کی بڑی تعداد مدارس اسلامیہ ہی سے پڑھ کر آتی ہے، ان حالات کا تقاضہ ہے کہ مدارس اسلامیہ کے اساتذہ کو اہمیت دی جائے اور اردو اکیڈمی، ڈائرکٹوریٹ اور اردو انجمنوں میں ان کی نمائندگی کو یقینی بنایا جائے، ورنہ جدیدیت مابعد جدیدیت، تشکیلیات، ساختیات اور پس ساختیات کے نام پر زبان وادب کا جو حشر ہورہا ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔

مسجد جمیل بیگ: فلاح وانسانیت کی خدمت کی ایک روشن مثال

ڈاکٹر مولانا عبدالسمیع ندوی
اسسٹنٹ پروفیسر مولانا آزاد کالج آف آرٹس سائنس اینڈ کامرس اورنگ آباد۔ موبائل: 9325217306

ہمارا ملک اس وقت بھی کئی سماجی و معاشی چیلنجز سے گزر رہا ہے۔ کبھی وبائیں، کبھی مہنگائی، اور کبھی قدرتی آفات انسان کو بے بس اور محتاج کر دیتی ہیں۔ ایسے مشکل وقت میں جو ادارے خاموشی سے انسانیت کی خدمت انجام دے رہے ہیں، وہ دراصل اسلامی تعلیمات کا عملی نمونہ ہیں۔ اورنگ آباد کی معروف مسجد جمیل بیگ انہی نمایاں اداروں میں شمار ہوتی ہے، جو عبادت، تعلیم، اصلاح اور فلاحی خدمات کا ایک مثالی مرکز بن چکی ہے۔

فلاحی خدمات کا دائرہ کار: اس ادارے کی بنیاد مرحوم عبدالحلیم حشر نے رکھی تھی، جو ایک مصلح قوم اور فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصے لینے والے انسان تھے۔ ان کی فکر کے نتیجے میں آج مسجد جمیل بیگ کے تحت کئی اہم شعبے کامیابی سے کام کر رہے ہیں، جیسے اقراء عربی قرآن اکیڈمی، کمپیوٹر ٹریننگ سینٹر، مرکز رابطہ اسلامی شادی، اسٹوڈنٹس کیریئر گائیڈنس سینٹر۔

یہ ادارہ دینی وعصری تعلیم کے ساتھ فلاحی اور سماجی خدمات میں بھی پیش پیش ہے، جن کا دائرہ شہر اور بیرون شہر تک پھیلا ہوا ہے۔

مریضوں کے تیمارداروں کیلئے سہولیات: شہر کے مختلف اسپتالوں میں علاج کیلئے بیرون شہر سے آنے والے مریضوں کے رشتہ داروں کیلئے مسجد کے احاطے میں مرد وخواتین کیلئے علیحدہ مسافر خانے موجود ہیں۔ ان کے قیام، آرام اور دو وقت کے کھانے کا مفت انتظام کیا جاتا ہے، تاکہ تیماردار علاج پر توجہ دے سکیں، فکرِ طعام نہ کریں۔

لنگر خانہ: بلا امتیاز خدمت: مسجد کے زیر اہتمام چلنے والا لنگر خانہ روزانہ 1200 سے 1500 افراد کو دو وقت کا کھانا فراہم کرتا ہے۔ ان افراد میں ہر مذہب، ذات اور پس منظر کے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ مسجد جمیل بیگ کا لنگر خانہ نہ صرف ایک سماجی خدمت ہے بلکہ مذہبی ہم آہنگی اور انسانی یکجہتی کی بہترین مثال بھی ہے۔

علماء، ائمہ و مدرسین کی کفالت: علماء انبیاء کے وارثین ہیں، جو عام طور پر مساجد ومدارس کی نہایت قلیل تنخواہ پر دین اسلام کی تعلیم واشاعت کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ یہ وہ باعزت طبقہ ہے جو سوال نہیں کرتا، لیکن ضرورت میں گھرا ہوتا ہے۔ لاک ڈاؤن، وبا اور معاشی بحران کے سبب مدارس کے اساتذہ، ائمہ مساجد اور خانگی تعلیم دینے والے علماء شدید مالی تنگی میں مبتلا ہو گئے تھے۔ مسجد جمیل بیگ نے ان خاموش خادموں کی کفالت کو اپنا فرض سمجھا اور ان تک ضروری مالی امداد خاموشی سے پہنچائی گئی۔ اسی طرح وقتاً فوقتاً ناگفتہ حالات ومسائل کے پیش نظر اس طبقہ کی خاموش خدمت کی جاتی ہے۔

غریب میتوں کیلئے تدفینی خدمات: جب کسی غریب گھر میں میت واقع ہو، تو ادارہ کفن، دفن، ایمبولینس، کرسیاں، پانی، چائے، طعام سمیت ہر ضروری لوازمات کا بندوبست کرتا ہے، تاکہ اہلِ خانہ صرف صبر اور دعا پر توجہ دے سکیں۔ یہ خدمت بلا معاوضہ انجام دی جاتی ہے، صرف ثواب کی نیت سے۔

رمضان المبارک اور شبِ قدر میں خدمات: رمضان کے بابرکت مہینے میں، خاص طور پر آخری عشرے اور شب قدر کے دوران صدقات، زکوٰۃ اور عطیات کی شکل میں اصحابِ خیر اس ادارے کا بھرپور تعاون کرتے ہیں۔ یہ عطیات مختلف فلاحی کاموں، کھانے کے نظم، طبی امداد اور تعلیمی وظائف پر خرچ کیے جاتے ہیں۔

قائدانہ وراثت: عبدالمعید حشر کی خدمات: مرحوم عبدالحلیم حشر کے صاحبزادے عبدالمعید حشر نے اپنے والد کی فلاحی سوچ کو عملی جامہ پہناتے ہوئے ادارے کی قیادت سنبھالی ہے۔ وہ خاموش مزاج، بے ریا اور مخلص نوجوان ہیں، جو بغیر کسی نمود ونمائش کے خدمت خلق میں سرگرم عمل ہیں۔ عبدالمعید حشر اپنی مخلص معاون ٹیم بشمول سالک حسن خان کیساتھ مسلسل، مستقل تن، من، دھن اور یکسوئی کیساتھ خدمات جاری رکھے ہوئے ہیں۔

اسلام اور انسانیت، ایک مشترکہ مشن: اسلامی تعلیمات کا نچوڑ انسانیت کی خدمت ہے۔ بھوکے کو کھلانا، بیمار کی تیمارداری کرنا، غریب کی مدد اور یتیم کی کفالت یہ سب عبادت کے درجے میں آتا ہے۔ جیسا کہ ڈاکٹر اسرار احمد نے فرمایا تھا: ''اگر آپ کی عبادتیں کسی مجبور انسان کے دکھ کو محسوس نہ کرا سکیں، تو وہ عبادتیں محض رسم بن جاتی ہیں۔''

مسجد جمیل بیگ میں خطابت کی تابندہ روایت: مسجد جمیل بیگ کی ایک نمایاں خصوصیت یہاں پیش کیے جانے والے پُراثر، ولولہ انگیز اور فکر انگیز خطبات ہیں۔ اس مسجد کے منبر سے خطابت کے جوہر بکھیرنے والے شعلہ بیاں مقررین کی فہرست اگرچہ طویل ہے، تاہم چند ایسے نام ہیں جن کا ذکر کیے بغیر یہ تذکرہ نامکمل رہے گا۔ ان خطباء نے اپنی شعلہ بیانی، علمی رسوخ، اور دلوں کو جھنجھوڑ دینے والے اندازِ بیان سے نوجوانوں میں ایمان، جوش، غیرت، اور عملی ولولہ پیدا کیا ہے۔ ان ممتاز علماء میں زمانہ ماضی میں مولانا سلیمان سکندر، مولانا سید سمیع اللہ حسینی ندوی، اور مولانا ضیاء الدین صدیقی، مولانا محفوظ الرحمن فاروقی، اور حافظ اقبال انصاری جیسے جید وجری مقررین شامل ہیں، جن کی باتیں صرف کانوں تک نہیں، بلکہ دل کی گہرائیوں تک اثر کرتی ہیں۔ ان کے خطابات، سامعین کے اذہان وقلوب کو جھنجھوڑتے، بیدار کرتے اور عمل پر آمادہ کرتے ہیں۔

خطبہ جمعہ اور حالاتِ حاضرہ پر بصیرت افروز بیانات: مسجد جمیل بیگ کی ایک منفرد خوبی یہ بھی ہے کہ شہر اورنگ آباد کی جغرافیائی اور تجارتی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہاں نمازِ جمعہ شہر کے دیگر مساجد کی بہ نسبت قدرے تاخیر سے ادا کی جاتی ہے، تاکہ سفر یا کاروبار کی وجہ سے تاخیر سے پہنچنے والے افراد کی نماز فوت نہ ہونے پائے۔

جمعہ سے قبل شہر کے ممتاز علمائے کرام حالاتِ حاضرہ پر بصیرت افروز خطابات پیش کرتے ہیں، جن میں ملتِ اسلامیہ کی تعمیر، اصلاحِ امت، اتحادِ امت، اخلاقی وروحانی تربیت، تزکیۂ نفس، دین کی بنیادی تعلیمات، حقوق اللہ، حقوق العباد، اور خدمتِ انسانیت جیسے اہم موضوعات شامل ہوتے ہیں۔ بعض بیانات کے عنوانات سامعین کے دلوں پر دیرپا نقش چھوڑتے ہیں، مثلاً: ''طاقتور مومن کمزور مومن سے بہتر ہے''، ''ایمان اور بزدلی ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے''، ''خوامخواہ کسی کو چھیڑو مت، اور اگر کوئی چھیڑے تو چھوڑو مت''، ''حفاظت خود اختیاری'' اور ''چلو ایک فرض ادا کر چکے، اب دوسرا ادا کریں۔''

ایسے واضح اور حوصلہ افزا موضوعات عوام الناس میں نہ صرف دینی بیداری پیدا کرتے ہیں، بلکہ ملت کے اجتماعی شعور کو بھی جلا بخشتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں نمازِ جمعہ میں شرکت کے لیے دور دراز سے کثیر تعداد میں لوگ آتے ہیں۔ مسجد کی وسعت کے باوجود جمعہ کے روز جگہ کی تنگی کا سامنا ہوتا ہے، جو اس کے اثر، مقبولیت اور روحانی کشش کا مظہر ہے۔

عوام الناس سے عاجزانہ اپیل: ان تمام فلاحی کاموں کی انجام دہی کیلئے مالی وسائل، وقت، محنت اور اخلاص کی شدید ضرورت رہتی ہے۔ لہٰذا عوام الناس، اصحاب خیر، زکوٰۃ وصدقات دینے والے افراد سے دردمندانہ اپیل ہے کہ آپ اپنے دَم، دِرہم، سخن، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات سے مسجد جمیل بیگ کے ان سماجی اور دینی کاموں میں دل کھول کر تعاون کریں، تاکہ آپ کا یہ تعاون صدقۂ جاریہ بن جائے اور آخرت میں نجات کا ذریعہ ثابت ہو۔

خلاصہ: ایک ادارہ، ایک کارواں: مسجد جمیل بیگ ایک ایسا درخت بن چکی ہے، جس کی شاخوں پر بھوکوں کا سہارا، غریبوں کی دعا، اور انسانیت کی خوشبو بسی ہوئی ہے۔ اس کارواں کو نہ حکومت کی سرپرستی ہے نہ بیرونی فنڈنگ کا سہارا، بلکہ یہ سب کچھ اللہ پر توکل اور اہلِ خیر کے جذبۂ ایثار سے ممکن ہو رہا ہے۔

آج ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ایسے اداروں کا تعاون کریں۔ رمضان ہو یا عام دن، یہ کارِ خیر جاری رہنا چاہیے۔ کیونکہ یہی وہ کام ہے جو دنیا میں انسان کو عزت، اور آخرت میں نجات دیتا ہے۔

دادی ماں کے نسخے

محمد حسین ساحل، ممبئی

بھیونڈی اسٹیج پر کافی عرصے بعد ایک عمدہ اردو ڈرامہ مجیب خان کا تحریر کردہ " دادی ماں کے نسخے"

"دادی ماں کے نسخے" یہ وہ ڈرامہ ہے جو موجودہ سماج کی حالت زار کی ترجمانی کرتا ہے اور سماج کو آئینہ دکھانے کا کام بھی کرتا ہے۔ یہ ڈرامہ لیمکا بک اور ورلڈ وائڈ بک کے ایوارڈ یافتہ مجیب خان نے تحریر کیا ہے۔ جس کے ہدایت کار عرفان برڈی ہیں۔

ایک مدت کے بعد مجیب خان کے قلم نے کچھ کہا جسے کئی سو لوگوں نے دیکھا اور جسکے چرچے ہر خاص وعام میں ہونے لگے۔ ناظرین نے دل کھول کر قہقہہ لگایا اور پھر کلائمکس پر دیکھنے والوں کی آنکھیں بھیگ بھی گئیں۔ ہنستے ہنساتے لوگوں کو رولا دینا یہ کسی ماہر فن کی ہی قلم کا نتیجہ ہو سکتا ہیں۔ یہ ڈرامہ طربیہ اور حزنیہ ڈراموں کی روایت کی بنیاد" کلاسکی ڈرامائی اصناف" پر ہے۔ مصنفین یا تو طربیہ ڈرامے تحریر کرتے ہیں یا حزنیہ لیکن مجیب خان نے بڑی خوبصورتی اور چابکدستی سے ان دونوں اصناف کو اپنے ڈرامے میں شامل کر کے ایک نئے طرز کے ڈرامائی فن کا آغاز کر دیا ہے۔

اس ناٹک میں دادی ماں کا کردار یمونا نے ادا کیا ہے انکے بیٹے کے کردار میں مرلی نظر آئے، ان دونوں ہی فنکاروں کی مادری زبان تیلگو ہے۔ انکی اداکاری کو دیکھ اور انکے تلفظ کو سن کر یہی گمان ہوتا کے ان لوگوں کو جانے کس اردو پنڈت سے اردو کی تعلیم حاصل کی ہے جو اتنے سلیقے سے اردو بول رہے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے انکی زبان اردو کے لفظوں کو نہیں بول رہی ہے بلکہ ہر لفظ پھول بن کر انکی زبان سے جھڑ رہا ہے اردو کے درست تلفظ پر مجیب خان اور عرفان برڈی نے محنت کی ہے، دوسرے لفظوں میں ان دونوں نے صرف ڈرامہ کی تربیت نہیں دی بلکہ اردو زبان کو فروغ دینے کا بھی کام کیا ہے جسے کم لوگ ہی سمجھ سکتے ہیں۔ ماڈرن بہو کا کردار کلثوم نے بہت ہی خوبصورتی سے نبھایا ہے۔ پوتے کا کردار وسیع نے ادا کیا اور پوتی کا تحمین نے۔ نوکر کے مزاحیہ کردار میں وینا یک سنگھ نے روح پھونک دی۔ ڈرامہ کی کہانی کچھ یوں ہے کہ دادی ماں قدیم خیالات کی خاتون ہیں جو اپنے بیٹے کے گھر کو اپنی اقدار اور تہذیب کے دائرے میں چلنا چاہتی ہیں لیکن گھر اپنی الگ روش پر چل رہا ہے جو انکے مزاج کے خلاف ہے۔ وہ گھر کے افراد کی صحت کا خیال رکھتی ہیں اور صبح صبح کڑوی دوائیوں کے نسخے گھر کے افراد کو زور زبردستی کر کے پلاتی ہیں۔ جس سے گھر کے افراد دادی ماں سے وقتی طور پر ناراض بھی ہو جاتے ہیں۔ صبح نیند سے بیدار ہونے پر بچے گڈ مورننگ کہتے ہیں اس وقت بھی دادی ماں خفا ہو جاتی ہیں وہ چاہتی ہیں انکے گھر اچھے سنسکار پروان چڑھیں۔ وہ اپنے گھر میں ہندوستانی تہذیب چاہتی ہیں۔ دادی ماں گھر کے نوکر سے خوش ہیں یہاں تک کہ اپنی بہو پر بھروسہ نا کر کے نوکر پر اپنا اعتماد جتاتے ہوئے جائداد کے دستاویز بھی اس ہی کے حوالے کر دیتی ہیں۔ ڈرامہ ہنسی مذاق اور قہقہوں کے ماحول کو گرماتے ہوئے ایک ایسے مسئلہ کی جانب بڑھتا ہے جو آج کے دور کا سب سے بڑا زہر ہے جیسے "سوشیل میڈیا" کہتے ہیں۔ دادی ماں پرانے خیالات کی عورت شہر کی چالبازیاں کیا جانیں وہ دھیرے دھیرے گھر میں پھیلے سوشیل میڈیا کے جال میں الجھتی جاتی ہیں اور انسٹا گرام کے ایسے جھنجھٹ میں پھنستی ہے جو انہیں جیل کی سلاخوں کے پیچھے پہنچا دیتا ہے۔ ماڈرن دور اور سوشیل میڈیا پر اس سے بہتر ڈرامہ ہو ہی نہیں سکتا۔ ڈرامہ کی زبردست کہانی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے بیان کرنے سے اس کا مزہ جاتا رہے گا۔ دادی ماں ڈرامہ کے اختتام میں سماج کا ایسا چہرہ بن جاتا ہے جس کے تجربات سے مستفید بھی ہوا جاتا ہے اور جسکو اپنے مفاد کے لیے قربان بھی کیا جاتا ہے۔ ڈرامہ کا یہ کردار زندگی کا حاصل ہے جو مجیب خان کے زندگی بھر کے تجربات کا نچوڑ بھی ہے۔ 45 منٹ کے اس ڈرامہ میں ایک صدی کے داستان کی منظر کشی کرنا صرف اور صرف مجیب خان کا طرہ امتیاز ہے۔

اگر برنارڈ شاہ یا شیکسپیر زندہ ہوتے تو وہ اس ڈرامہ کی خبر سن کر انگلینڈ سے انڈیا آکر مجیب خان کے ہاتھ اور قلم کو چوم لیتے۔

تشکیل وتکمیلِ فن میں جو بھی حفیظ کا حصہ ہے
نصف صدی کا قصہ ہے، دو چار برس کی بات نہیں (حفیظ جالندھری)

کھارباؤ میں بی جے پی کا غلبہ مضبوط، سیکڑوں کارکنوں نے تھاما کمل کا دامن

بھیونڈی: 30/جولائی (شارف انصاری) :- کھارباؤ گاؤں کی سیاست میں بڑا الٹ پھیر کرتے ہوئے سابق سرپنچ نتیش پاٹل عرف بالا سیٹھ نے سیکڑوں حامیوں کے ساتھ بی جے پی مہایوتی میں شمولیت اختیار کی۔ سابق مرکزی وزیر کپل پاٹل کی موجودگی میں ہونے والی اس اجتماعی شمولیت سے راشٹروادی کانگریس شرد پوار گروپ کو بڑا جھٹکا لگا ہے۔ آنے والے مقامی خود مختار ادارہ انتخابات کے پس منظر میں کھارباؤ گاؤں کے سابق سرپنچ اور موجودہ رکن نتیش پاٹل عرف (بالا سیٹھ) نے سیکڑوں کارکنوں کے ساتھ بی جے پی مہایوتی میں شمولیت اختیار کی۔ اس موقع پر سابق مرکزی پنچایتی راج وزیر کپل پاٹل نے تمام کارکنوں کا بی جے پی میں استقبال کیا۔ نتیش پاٹل کے ساتھ درشن پاٹل، اومکار پاٹل، پرنئے چودھری، نین مہاترے اور ابھیراج مکادم سمیت کئی کارکنوں نے راشٹروادی شرد پوار گروپ کو چھوڑ کر بی جے پی کا دامن تھاما۔ جبکہ خاص طور پر بی جے پی دیہی منڈل افسر نیلیش گورو اور شیو سینا سکریٹری دیہی گیا نیشور مکادم موجود تھے۔ اپنے خطاب میں نتیش پاٹل نے کہا کہ ہم نے گاؤں کی ہمہ گیر ترقی کے لیے بی جے پی کا ہاتھ تھاما ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ راشٹروادی شرد پوار گروپ کے امیدواروں نے جھوٹے وعدے کر کے اقتدار حاصل کیا، لیکن گاؤں کو پسماندگی کی طرف دھکیل دیا۔ آنے والے وقت میں کھارباؤ گرام پنچایت پر بی جے پی مہایوتی کا ہی قبضہ ہوگا۔ سابق مرکزی وزیر کپل پاٹل نے اس موقع پر کہا کہ مہایوتی کھارباؤ گاؤں کی ترقی کے لیے پوری طرح پر عزم ہے اور میدان، بجلی اور پانی جیسے بنیادی مسائل کو ترجیحی بنیاد پر حل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

بھیونڈی نظامپور میونسپل کارپوریشن میں ٹیکس وصولی کے حوالے سے اہم اجلاس منعقد

بھیونڈی: 30/جولائی (شارف انصاری) :- بھیونڈی نظامپور شہر میونسپل کارپوریشن کے ایڈمنسٹریٹر و کمشنر انمول ساگر کی صدارت میں 29 جولائی 2025 کو مہاپالیکا مہا سبھا گرہ میں ٹیکس وصولی کے حوالے سے ایک اہم اجلاس منعقد کیا گیا۔ اس اجلاس میں ڈپٹی کمشنر (ٹیکس)، تمام اسسٹنٹ کمشنر، ٹیکس انسپکٹر، وصولی کلرک اور متعلقہ افسران موجود تھے۔ اجلاس میں جائیداد ٹیکس وصولی کی موجودہ صورتحال کا جائزہ لیا گیا۔ کمشنر انمول ساگر نے ان کلرکوں اور ملازمین کے خلاف سخت کارروائی کے واضح احکامات دیے جن کی وصولی کا کام انتہائی غیر تسلی بخش ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ جاری مالی سال میں جائیداد ٹیکس پر سود میں کسی بھی قسم کی رعایتی اسکیم نافذ نہیں کی جائے گی۔ ٹیکس وصولی میں تیزی لانے کے لیے ٹھوس عملی منصوبوں پر زور دیا گیا۔ شہریوں کو وقت پر ٹیکس بھرنے کے لیے بیداری مہم چلانے کی بات کہی گئی۔ اسی کے ساتھ بڑے ٹیکس بقایاداروں کی فہرست اخبارات میں شائع کرنے اور اہم چوراہوں پر بینروں کے ذریعے نمایاں کرنے کے احکامات دیے گئے۔ کمشنر صاحب نے ٹیکس ادا نہ کرنے والوں کی جائیدادوں کو ضبط کرنے کی کارروائی میں تیزی لانے کا بھی اعلان کیا۔ انہوں نے تمام متعلقہ افسران اور ملازمین کو فرض شناسی کے ساتھ کام کرتے ہوئے میونسپل کارپوریشن کی آمدنی میں اضافہ کرنے کی سخت ہدایت اور اپیل کی۔

رشبھ شیٹی کا اگلا سنیما دھماکا، جانیں زبردست فلموں کی مکمل لائن اپ

ممبئی: 31/جولائی (ایم ملک) رشبھ شیٹی آج ہندوستانی فلموں کے سب سے مختلف اور طاقتور اداکاروں میں سے ایک بن گئے ہیں۔ 2022 میں ریلیز ہونے والی فلم کنتارا کے ساتھ انہوں نے نہ صرف ایک بڑی ہٹ دی بلکہ اسے خود لکھا، اس کی ہدایت کاری بھی کی اور اس میں زبردست اداکاری بھی کی۔ اس کام کے لیے انہیں بہترین اداکار کا قومی ایوارڈ ملا۔ تب سے شائقین بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں کہ رشاب شیٹی اب اسکرین پر کیا نیا لائیں گے۔ ان کے پاس پہلے ہی بڑی فلموں کی لائن ہے، اور اب انہوں نے ایک اور نئی فلم کا اعلان کیا ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں رشب شیٹی کی آنے والی سب سے طاقتور فلموں کی فہرست۔

کنتارا: باب 1

رشبھ شیٹی اب اپنی اگلی فلم کنتارا: چیپٹر 1 کے ساتھ ناظرین کو کنتارا کی شروعات کی کہانی دکھانے کے لیے تیار ہیں۔ یہ فلم بہت بڑی اور خاص ہونے والی ہے، جو ہندوستانی کہانیوں کو دکھانے کے انداز کو بدل سکتی ہے۔ حال ہی میں، فلم کے سازوں نے ریشب شیٹی کی ایک طاقتور پہلی شکل جاری کی، جس نے مداحوں کو حیران کر دیا...... کردار کو حقیقی بنانے کے لیے، رشب نے بہت سے مارشل آرٹس جیسے کلاریپائیتو میں سخت تربیت لی ہے۔ کنتارا: باب 1 21 اکتوبر 2025 کو ریلیز ہونے والا ہے۔

جئے ہنومان

رشبھ شیٹی اب جئے ہنومان میں مرکزی کردار ادا کرنے کے لیے تیار ہیں، جو پرشانت ورما کی بلاک بسٹر فلم ہنومان-مین کا سیکوئل ہے۔ پرشانت ورما نے Mythri Movie Makers اور PVCU کے ساتھ مل کر فلم کا پہلا لک پیش کیا، جس میں رشب ایک پرسکون لیکن طاقتور روپ میں نظر آ رہے ہیں، جس میں وہ گہرے جذبات کے ساتھ ہاتھ میں شری رام کی مورتی کے ساتھ بیٹھے ہیں۔ یہ جذباتی اور موثر تصویر آتے ہی وائرل ہو گئی اور اس نے فلم کی روحانی گہرائی اور شان وشوکت کی جھلک پیش کی۔

بلاتفریق مذہب وملت ہر انسان کی مدد کرنا جمعیت العلماء کا طرۂ امتیاز: مولانا جمال قاسمی

جمعیت علمائے ہند کی میٹنگ میں مولانا جمال قاسمی جنرل سیکرٹری اور مولانا سید اظہر قاسمی رکن جمعیت علماء بارہ بنکی کا خطاب

بارہ بنکی: 30/جولائی (ابوشحمہ انصاری) بلا تفریق مذہب و ملت ہر انسان کی مدد کرنا جمعیت علماء کا شیوہ رہا ہے یہی تعلیم ہم سب کے آقا امام الانبیاء، محسن انسانیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے مذکورہ خیالات کا اظہار احمد ایجوکیشنل اکیڈمی ہال سٹی بازار فتحپور میں جمعیت علمائے ہند کی ایک اہم میٹنگ میں مولانا جمال قاسمی نے کیا انہوں نے مزید کہا کہ آج جو ملک کے حالات ہیں ان سے سبھی لوگ واقف ہیں مزید وضاحت کی ضرورت نہیں ہے اس لئے ضلع بارہ بنکی میں جمعیت کو مزید فعال ومضبوط بنانے کی ضرورت ہے جمعیت ضلع کے ہر بلاک، نگر اور گاؤں میں خدمت کے جذبے سے اپنا اہم رول ادا کرے گی اور مظلوموں کے حق وانصاف کی لڑائی لڑیگی انہی اغراض ومقاصد کے تحت تحصیل فتحپور میں جمعیت کی ایک ایڈہاک کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے مولانا سید اظہر قاسمی ناظم تعلیمات جامعہ دارالرشاد نے اپنے خطاب میں کہا کہ اللہ تعالی کسی قوم کی حالت تب تک نہیں بدلتے ہیں جب تک وہ قوم اپنی حالت بدلنے کی خود کوشش نہ کرے، ہم سب کو سیرتِ مصطفیٰ کے مطابق زندگی گزارتے ہوئے، جمعیت علمائے ہند سے جڑ کر قوم وملت کے لئے اپنا ہر ممکن تعاون پیش کرنا چاہیے ایڈہاک کمیٹی کے لئے بطور کنوینر پیش کئے گئے مختلف ناموں میں سے مولانا محمد صابر قاسمی فتح پوری کو کنوینر اور بطور معاون کنوینز ماسٹر احمد سعید حرف فتحپوری ایڈووکیٹ کے نام کا انتخاب کیا گیا حاضرین نے متفقہ طور پر تائید کیا۔ نو منتخب کنوینر مولانا صابر قاسمی نے اپنے خطاب میں کہا کہ جمعیت علمائے ہند واحد ایک ایسی تنظیم ہے جو ملک بھر کے کمزور، مظلوم، بے گناہ لوگوں کے لئے جدوجہد کر رہی ہے اور انکے حقوق کے لئے لڑ رہی ہے اس موقع پر مولانا آمین مظاہری، مولانا سید مسعود قاسمی، مولانا رفیق حلیمی، مولانا ناظم بیگ قاسمی، مولانا عطاء الرحمن ندوی، مولانا محمد مجیب قاسمی، حافظ نیاز الدین، بلال انصاری، حاجی نور الحسن، ایڈووکیٹ شہاب الدین، ایڈووکیٹ احمد سعید، حافظ محمد خالد، حاجی شیخ مطیع اللہ، قاری ذکی اللہ، محمد عقیق عرف پپو، ریحان قریشی، محمد سہیل، حاجی محمد حنیف، حاجی محمد ظہیر انصاری، محمد اکرم انصاری پینٹے پوری، دانش علی انصاری، محمد انس سلمانی، محمد صابر قریشی، محمد جاوید انصاری، محمد عمران وغیرہ حاضر رہے مولانا صابر قاسمی کی دعاء پر میٹنگ کا اختتام ہوا۔

بھیونڈی کے چمبی پاڑہ آدیواسی علاقے میں ذیلی ضلعی اسپتال کے قیام کے مطالبے پر زوردار احتجاج

سب ڈویژنل افسر کو سونپا گیا مطالباتی یادداشت

بھیونڈی: 30/جولائی (شارف انصاری) :- بھیونڈی آر پی آئی سیکولر کی جانب سے تعلقہ یوتھ صدر اجنکیہ گائیکواڑ کی قیادت میں بھیونڈی کے ذیلی ڈویژنل افسر کے دفتر کے سامنے تعلقہ کے کامبے اور چمبی پاڑہ کے درمیان واقع چمبی پاڑہ پرائمری ہیلتھ سینٹر کو ذیلی ضلعی اسپتال میں تبدیل کرنے کے مطالبے کو لے کر احتجاج کیا گیا۔ اس احتجاج میں پارٹی کے ریاستی جنرل سیکریٹری کرن چننے، سابق پنچایت سمیتی صدر شری دھر کھریک، سنجے ورگھاڑے، دتّا شکاری، آتش قدم، انکش پاٹل اور پنچکرشی کے کئی شہری شامل ہوئے۔ اس احتجاج سے خطاب کرتے ہوئے اجنکیہ گائیکواڑ نے زور دے کر کہا کہ بھونڈی کا پارول روڈ ایک دور دراز اور وسیع آدیواسی علاقہ ہے، جس کی آبادی 50,000 سے زیادہ ہے۔ اس میں کامبے گاؤں سے لے کر پارول روڈ تک، جہاں بھونڈی کی سرحد ختم ہوتی ہے اور وسئی تعلقہ شروع ہوتا ہے، کئی گاؤں اور پہاڑی علاقوں کے پاڑے شامل ہیں۔ چونکہ اس علاقے کی تمام گرام پنچایتیں آدیواسی اکثریتی ہیں، اس لیے انہیں پیسا کے تحت شامل کیا گیا ہے۔ یہاں بڑی تعداد میں غریب آدیواسی شہری بستے ہیں، لیکن اس پورے علاقے میں ایک بھی پرائیویٹ اسپتال موجود نہیں ہے۔ یہاں کے شہریوں کے لیے چمبی پاڑا پرائمری ہیلتھ سینٹر ہی واحد سہارا ہے، لیکن علاج کے لیے بھونڈی پہنچنے میں ایک گھنٹے سے زیادہ وقت لگتا ہے۔ آبادی کو مدنظر رکھتے ہوئے پرائمری ہیلتھ سینٹر کی سہولتیں ناکافی ہیں، لہٰذا یہاں ایک ذیلی ضلعی اسپتال کی اشد ضرورت ہے۔ علاج کے لیے لمبا سفر زندگی کے لیے خطرہ بن گیا ہے، خصوصاً حاملہ خواتین کے لیے۔ اس علاقے میں سانپ کے کاٹنے کے مریض بھی بڑی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ برسات کے موسم میں کامبے گاؤں کے قریب سڑک مکمل طور پر پانی میں ڈوب جاتی ہے، اور اس وقت بھونڈی شہر کے لیے کوئی متبادل راستہ نہیں ہوتا جس سے بڑی مشکل پیش آتی ہے۔ ایسی صورتحال میں، آر پی آئی سیکولر پارٹی کے ریاستی جنرل سیکریٹری کیرن چننے نے مطالبہ کیا کہ حکومت کو اس مطالبے پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے۔ چمبی پاڑا پرائمری ہیلتھ سینٹر کو دیہی اسپتال میں تبدیل کیا جانا چاہیے۔ بڑھتی ہوئی آبادی کو دیکھتے ہوئے بھونڈی کے دیہی علاقوں کے لیے ایک علیحدہ صحتی نظام قائم کیا جانا چاہیے۔ اس موقع پر ذیلی ڈویژنل افسر امیت سنپ کو ایک یادداشت سونپی گئی، جس میں مطالبہ کیا گیا کہ حکومت کو اس علاقے میں ہمیشہ ایمبولینس کی سہولت فراہم کرنی چاہیے اور تعلقہ کے تمام پرائمری ہیلتھ سینٹروں اور ذیلی مراکز کی معیار میں بہتری لانی چاہیے۔

انجمن اسلام کا مقصد تعلیمی بہتری، بنیادی ڈھانچے کی ترقی، اور جامع تعلیم کی راہ ہموار کرنا

جہانگیر آباد انسٹیٹیوٹ اور انجمن کے درمیان تعلیمی فروغ کے لیے اہم معاہدہ طے پایا

ممبئی، 30 جولائی (یو این آئی) انجمن اسلام ممبئی اور جہانگیر آباد انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (کے آئی ٹی)، بارہ بنکی لکھنو کے حالیہ آڈٹ دورے کے بعد ایک اہم قدم آگے بڑھاتے ہوئے، منظور غوری (چیئرمین، جہانگیر آباد ایجوکیشنل ٹرسٹ) اور ج سید انیس الدین (ٹرسٹی، جے سی ٹی بارہ بنکی) نے گزشتہ روز انجمن اسلام، ممبئی کا دورہ کیا۔ ان کے دورے کے دوران، انجمن اسلام کے کالسیکر ٹیکنیکل کیمپس، نیو پنویل کے بانی ڈائریکٹر اور آڈٹ اینڈ اسسمنٹ ٹیم کے سربراہ ڈاکٹر عبدالرزاق ہاتونگی نے کے ای ٹی کی اسٹریٹجک ٹرانسفارمیشن رپورٹ کی ایک تفصیلی پریزنٹیشن پیش کی۔ سائٹ پر سخت تشخیص پر مبنی رپورٹ کو اس کی وضاحت، وژن، اور اصلاحات کے لیے منظم روڈ میپ کے لیے بڑے پیمانے پر سراہا گیا۔ ایک دوستانہ تبادلے میں، ڈاکٹر ظہیر قاضی، صدر، انجمن اسلام اور غوری نے ادارہ جاتی شراکت داری کے لیے اگلے اقدامات پر تبادلہ خیال کیا، جس میں جے آئی ٹی اور اس کے کام کرنے والی کمیونٹیز کی بہتری کے لیے مشترکہ طور پر کام کرنے کے مشترکہ ارادے کی بازگشت ہوئی۔ ڈاکٹر قاضی نے جیٹ (جے سی ٹی) کے چیئرمین سے باضابطہ طور پر تعاون کی تجویز پیش کرنے کی درخواست کی، میٹنگ باہمی امید اور امید کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی - مستقبل قریب میں دونوں تاریخی اداروں کے درمیان ایک "سنہری تعلق" کا تصور کرتے ہوئے، تعلیمی فضیلت، بنیادی ڈھانچے کی ترقی، اور جامع تعلیم کی راہ ہموار کرنا ہے۔

'فارچیون گلوبل 500' لسٹ میں ریلائنس انڈسٹریز کا غلبہ برقرار

ہندوستان میں ٹاپ پوزیشن برقرار

نئی دہلی، 30 جولائی، 2025۔ ریلائنس انڈسٹریز لمیٹڈ 2025 فارچیون گلوبل 500 کی فہرست میں 88ویں نمبر پر پہنچ گئی ہے۔ مجموعی طور پر 9 ہندوستانی کمپنیوں نے اس فہرست میں جگہ بنائی ہے۔ ریلائنس انڈسٹریز اس فہرست میں ٹاپ رینکنگ حاصل کرنے والی بھارتی کمپنی ہے۔ ریلائنس نے باوقار فارچیون گلوبل 500 فہرست میں مسلسل 22 سالوں سے اپنا مقام برقرار رکھا ہے۔ پرائیویٹ سیکٹر کی کوئی بھی ہندوستانی کمپنی اتنے لمبے عرصے تک اس فہرست میں نہیں رہ سکی۔ حالانکہ گزشتہ سال کمپنی کی رینکنگ 86 تھی۔ لیکن یہ 2021 سے 67 مقامات پر چڑھ گئی ہے، جب یہ 155ویں نمبر پر تھی۔ فارچیون گلوبل '500' کی فہرست میں، کمپنیوں کی درجہ بندی کل آمدنی کی بنیاد پر کی گئی ہے۔ اس فہرست میں پبلک سیکٹر کی پانچ اور پرائیویٹ سیکٹر کی چار ہندوستانی کمپنیاں شامل ہیں۔ ریلائنس کے علاوہ ایل آئی سی 95ویں، انڈین آئل کارپوریشن 127ویں، اسٹیٹ بینک آف انڈیا 163ویں، او این جی سی 181ویں، ایچ ڈی ایف سی بینک 258ویں، ٹاٹا موٹرز 283ویں، بی پی سی ایل 285ویں، اور آئی سی آئی سی آئی بینک 464ویں نمبر پر ہے۔ ریلائنس نے مالی سال 25 میں 1,071,174 کروڑ روپے کی ریکارڈ مجموعی آمدنی ریکارڈ کی۔ جس میں سال بہ سال 7.1 فیصد اضافہ ہوا۔ کمپنی کا EBITDA بھی 2.9% بڑھ کر 183,422 کروڑ روپے ہو گیا۔ ریلائنس نے اپنے تمام کاروبار جیسے تیل سے کیمیکل، تیل اور گیس، خوردہ اور ڈیجیٹل خدمات میں زبردست ترقی ریکارڈ کی ہے۔ والمارٹ، ایمیزون اور اسٹیٹ گرڈ فارچیون گلوبل 500 کی فہرست میں پہلی تین کمپنیاں ہیں۔ اس کے علاوہ چائنا نیشنل پیٹرولیم، سعودی آرامکو اور ایپل جیسی کمپنیاں ٹاپ 10 میں جگہ بنا چکی ہیں۔

قریش برادری کے احتجاج کو دس دن مکمل

ہڑتال کے دوران گوشت سپلائی پر شدید برہمی کا اظہار

ناندیڑ۔ 30/جولائی (حیدر علی): قریش برادری کی جانب سے جاری ہڑتال کو مکمل ہو چکے ہیں۔ گزشتہ دس دنوں سے شہر میں گوشت کا کاروبار مکمل طور پر بند ہے۔ اس ہڑتال کے دوران کچھ افراد موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے نامعلوم مقامات سے گوشت لا کر مہنگے داموں پر پیکٹ کی شکل میں فروخت کر رہے ہیں۔ حالانکہ یہ بھی واضح نہیں ہے کہ گمنام طریقے سے سپلائی کیا جا رہا گوشت حلال بھی ہے یا نہیں کیونکہ ہڑتال کی وجہ سے منڈیاں پوری طرح سے بند ہے اور قریش برداری کے ذمہ داران نے اجتماعی طور پر عہد کیا ہوا ہے کہ وہ ہڑتال کے دوران کسی بھی بڑے جانور کو ذبحہ نہیں کریں گے اور سلاٹر ہاؤس بھی فی الحال مہاراشٹرا بھر میں بند ہے۔ پھر سوال یہ پیدا ہو رہا ہے کہ گمنام طریقے سے جو گوشت سپلائی کیا جا رہا ہے وہ حلال طریقے سے ذبحہ کیا ہوا ہے یا پھر کسی اور طریقوں کا استعمال کیا گیا ہے۔ چوری چھپے طریقے سے گوشت کی سپلائی کرنے کی اس غیر ذمہ دارانہ حرکت پر قریش برادری کے افراد میں سخت ناراضگی پائی جا رہی ہے۔ قریش برادری کے ذمہ داران نے وضاحت کی ہیکہ یہ ہڑتال شوقیہ یا خوشی سے نہیں کی جا رہی بلکہ قریش برادری کے افراد پر ہو رہے حملے، کاروباری مسائل اور سرکاری پالیسیوں کے خلاف مجبوری کے تحت کی جا رہی ہے۔ اس کا مقصد حکومت اور انتظامیہ کی توجہ قریش برادری کو درپیش مسائل کی طرف مبذول کروانا اور پالیسیوں میں تبدیلی کا مطالبہ کرنا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر اسی طرح خفیہ انداز میں گوشت کی سپلائی ہوتی رہی تو ہڑتال سے جو دباو؟ حکومت پر پڑ رہا ہے، وہ ختم ہو جائے گا، اور ہڑتال اپنے مقصد میں ناکام ہو جائے گی۔ قریش برادری نے ایسے افراد کو خبردار کیا ہے جو ہڑتال کے متفقہ فیصلے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے خفیہ طریقے سے گوشت فروخت کر رہے ہیں وہ اپنی ان حرکتوں سے باز آئیں۔ اسی طرح عوام سے بھی اپیل کی گئی ہے کہ وہ اس ہڑتال کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے قریش برادری کا ساتھ دیں اور وقتی طور پر گوشت کی خریداری سے مکمل گریز کریں۔ کیونکہ یہ ہڑتال قریش برادری کی شناخت، کاروباری بقا اور جمہوری حقوق سے جڑی ہوئی ہے۔ عوام سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ متبادل کے طور پر چکن یا مٹن کا استعمال کریں، لیکن بڑے کے گوشت کے استعمال سے مکمل پرہیز کریں تا کہ قریش برادری کی قربانی رائیگاں نہ جائے اور ان کے مسائل کا کوئی دیرپا حل نکل سکے۔

پونے: پولیس و ہندوتوا ہجوم نے کارگل جنگ لڑ چکے سابق فوجی حکیم الدین کو

غیر ملکی قرار دے کر شہریت کے ثبوت مانگے، خاندان کا الزام

پونے: یہاں کے چندن نگر علاقے میں پیش ا؟ ئے ایک واقعے نے نہ صرف ایک خاندان بلکہ پورے نظام پر سوال اٹھا دیے ہیں۔ ٹائمز ا؟ ف انڈیا کی رپورٹ کے مطابق 1999 کی کارگل جنگ میں حصہ لے چکے سابق فوجی حکیم الدین شیخ کے خاندان نے الزام لگایا ہے کہ پولیس اہلکار اور ہندوتوا نظریے سے وابستہ افراد پر مشتمل ایک ہجوم ان کے گھر میں داخل ہوا، انہیں اور ان کے اہل خانہ کو ا؟ دھی رات کو نیند سے جگا کر شہریت ثابت کرنے پر مجبور کیا گیا۔ خاندان کے مطابق ہفتہ کی رات تقریباً 30 سے 40 افراد ان کے گھر پر چڑھ دوڑے، نعرے بازی کی، دروازہ پیٹا اور گھر میں موجود خواتین کو بھی بدتمیزی کا نشانہ بنایا۔ رپورٹ کے مطابق، حکیم الدین کے بھائی ارشاد شیخ نے بتایا، ''وہ ہمیں دھمکا رہے تھے کہ اگر ہم نے کاغذات نہ دیے تو ہمیں بنگلہ دیشی یا روہنگیا قرار دے کر حراست میں لے لیا جائے گا۔'' حکیم الدین شیخ نے بتایا، ''میں نے کارگل جنگ میں اس سرزمین کے دفاع کے لیے اپنی جان خطرے میں ڈالی، ا؟ ج اسی ملک میں مجھے غیر ملکی کہا جا رہا ہے۔ کیا ہماری حب الوطنی کو اب صرف نام سے تولا جائے گا؟'' اہل خانہ نے الزام لگایا کہ انہوں نے ا؟ دھار کارڈ اور دیگر درست دستاویزات پیش کیے مگر ہجوم اور پولیس اہلکاروں نے انہیں جعلی قرار دے کر مذاق اڑایا۔ بھتیجوں نوشاد اور نواب شیخ کے مطابق ہجوم نے خواتین کو دھمکایا اور گھر کی تلاشی کے دوران تضحیک ا؟ میز رویہ اختیار کیا۔ خاندان کے افراد کو اتوار کو بھی دوبارہ تھانے بلایا گیا، جہاں دو گھنٹے انتظار کے بعد انہیں مطلع کیا گیا کہ متعلقہ افسر موجود نہیں۔ حکیم الدین کے بھتیجے شمشاد شیخ کے مطابق ان کے اصل دستاویزات اب بھی پولیس کے قبضے میں ہیں۔ خاندان کے مطابق حکیم الدین کے علاوہ ان کے دو بھائی نعیم الدین اور محمد سلیم بھی فوج میں خدمات انجام دے چکے ہیں اور بالترتیب 1965 اور 1971 کی جنگوں میں شریک رہ چکے ہیں۔ ارشاد شیخ نے کہا، ''ہم نے فوج میں نسلوں تک خدمات دی ہیں، کیا اب بھی ہمیں اپنی وفاداری ثابت کرنی ہوگی؟'' پولیس نے میڈیا کو بتایا کہ انہیں کچھ 'مشکوک افراد' کی موجودگی کی اطلاع ملی تھی اور کارروائی اسی بنیاد پر کی گئی مگر خاندان نے الزام عائد کیا کہ یہ کارروائی منظم طریقے سے صرف مسلم نام والے خاندان کو ہراساں کرنے کے لیے کی گئی۔ خاندان نے اس واقعے پر ا؟ زاد عدالتی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صرف ایک گھر پر چھاپہ نہیں بلکہ اس ملک کے وفادار فوجیوں کی عزت پر حملہ ہے۔

ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر شرم سافلیہ آواس یوجنا کی شرائط میں نرمی

نائب وزیر اعلیٰ کی 'مین ہول سے مشین ہول' اسکیم کو مؤثر طریقے سے نافذ کرنے کی ہدایت

ممبئی: مہاراشٹر حکومت نے صفائی کارکنان کے لیے شروع کی گئی 'ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر شرم سافلیہ ا؟ واس یوجنا' کی شرائط میں نرمی لانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس اسکیم کے تحت صفائی کارکنان کو ملازمت کے دوران وفات ہونے یا ریٹائرمنٹ کے بعد ان کے اہل وارث کو مالکانہ حقوق کے ساتھ مفت رہائش فراہم کی جاتی ہے۔ فی الوقت یہ سہولت صرف اُن صفائی ملازمین کو دستیاب ہے جنہوں نے کم از کم 25 سال ملازمت کی ہو۔ لیکن نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار نے شہری ترقیات محکمہ کو ہدایت دی ہے کہ اس مدت کو گھٹا کر 20 سال کیا جائے اور اس تجویز کو جلد از جلد کابینہ کے سامنے پیش کیا جائے۔ اس سلسلے میں منترالیہ میں منعقدہ ایک اہم اجلاس کی صدارت نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار نے کی، جس میں صفائی ملازمین سے متعلق مسائل پر تفصیل سے گفتگو ہوئی۔ اجلاس میں وزیر برائے سماجی انصاف سنجے شر ساٹھ، رکن اسمبلی سنجے میشرام، رکن اسمبلی اتل بھاتکھلکر، مالیات محکمہ کے ایڈیشنل چیف سیکریٹری او پی گپتا، ڈاکٹر راج گوپال دیورا، سماجی انصاف محکمہ کے پرنسپل سیکریٹری ڈاکٹر ہرش دیپ کامبلے، نائب وزیر اعلیٰ کے سیکریٹری ڈاکٹر راجیش دیشمکھ، شہری ترقیات اور سماجی انصاف محکموں کے سینئر افسران، ریاستی صفائی ملازم کمیشن کے نمائندے اور صفائی مزدور تنظیموں کے رہنما موجود تھے۔ اجلاس میں ہاتھ سے غلاظت صاف کرنے کے غیر انسانی رواج کو ختم کرنے کے لیے 'مین ہول سے مشین ہول' اسکیم کو مؤثر طور پر نافذ کرنے کے احکامات بھی جاری کیے گئے۔ اس اسکیم کے تحت نکاسی ? آب، سیوریج لائنز اور سیپٹک ٹینکس کی صفائی جدید مشینوں کے ذریعے کی جائے گی۔ اس کے لیے صفائی کے کاموں میں استعمال ہونے والی مشینری، جدید گاڑیاں اور ایمرجنسی صفائی یونٹس کی خریداری کی جائے گی۔ شہری ترقیات محکمہ اس اسکیم کو نافذ کر رہا ہے، جس کے لیے پہلے ہی 504 کروڑ روپے کی منظوری دی جا چکی ہے، جبکہ مالی سال 25–2024 کے مانسون اجلاس میں مزید 100 کروڑ روپے کی منظوری دے کر 31 مارچ 2025 تک خرچ کے لیے جاری بھی کیے جا چکے ہیں۔ روبوٹک یونٹس، صفائی آلات اور ایمرجنسی گاڑیوں کی خریداری کا عمل بھی شروع ہو چکا ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار نے واضح ہدایت دی ہے کہ متعلقہ ایجنسی ان گاڑیوں کا تین سال تک نگہداشت اور مرمت کرے گی اور اسی مدت میں صفائی ملازمین کو ان گاڑیوں کے استعمال کی تربیت بھی فراہم کرے گی۔ مزید برآں، لاڈ پاگے کمیٹی کی سفارشات کے مطابق جو سرکاری فیصلہ جاری کیا گیا ہے

ضلع میں دفعہ 144 اور اسلحہ پر پابندی نافذ

ناندیڑ، 30 جولائی: ناندیڑ ضلع میں 31 جولائی کی صبح 6 بجے سے 14 اگست 2025 کی نصف شب تک اسلحہ کی نمائش اور عوامی اجتماعات پر پابندی (دفعہ 144) نافذ رہے گی۔ اس سلسلے میں اطلاع ضلع کے ڈپٹی کلکٹر کے دفتر کی جانب سے جاری کی گئی ہے۔ ضلع میں امن و امان برقرار رکھنے کے مقصد سے، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے "مہاراشٹرا پولیس ایکٹ 1951" کی دفعہ 37 (1) و (3) کے تحت ضلع بھر میں یہ پابندی نافذ کرنے کا حکم جاری کیا ہے۔ اس حکم کے تحت پانچ یا اس سے زائد افراد کو کسی بھی عوامی مقام یا اس کے آس پاس مذکورہ حکم میں شامل افعال انجام دینے کی اجازت نہیں ہوگی۔ تاہم، یہ حکم ڈیوٹی پر موجود پولیس افسران، سرکاری ملازمین، شادیوں، جنازوں، مذہبی تقریبات، یاترا و دیگر ایسے جلوس جنہیں متعلقہ حکام نے خصوصی اجازت دی ہو، ان پر لاگو نہیں ہوگا۔ ایسے جلوسوں یا پروگراموں کے لیے اجازت دینے کا اختیار ضلع کے پولیس تھانوں کے انچارج افسران اور ناندیڑ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ کی جانب سے نامزد کردہ دیگر پولیس افسران کو حاصل ہوگا۔

ریاستی غذائی کمیشن کے صدر مہیش ڈھولے کا دورہ ناندیڑ

ناندیڑ، 30 جولائی: ریاستی غذائی کمیشن کے صدر مہیش ڈھولے ناندیڑ کے دورے پر آ رہے ہیں۔ ان کا دورہ پروگرام درج ذیل ہوگا۔ پیر، 4 اگست 2025 کو صبح 9 بجے ممبئی سے ناندیڑ آمد، بعد ازاں سرکاری ریسٹ ہاو ?س روانگی۔ صبح 11:30 بجے ضلع کلکٹر آفس میں ای اے پی ڈی ایس اسکیم کے تحت راشن کی تقسیم، نگرانی اور ترسیل کے نظام کا جائزہ، جس میں ایڈیشنل کلکٹر اور ضلع شکایتی افسر موجود ہوں گے۔ دوپہر 12 بجے، ضلع کلکٹر آفس میں ابتدائی تعلیم افسران اور اسکول غذائی منصوبہ جات کے ذمہ داران کے ساتھ اسکول غذائی منصوبے کے نفاذ، راشن کی ترسیل اور تقسیم پر جائزہ اجلاس۔ اس کے ساتھ ہی ضلع صحت افسر، ضلع اطفال ماہر، اور میونسپل اطفال ماہرین کے ساتھ غذائی قلت کے شکار بچوں سے متعلق جائزہ لیا جائے گا، نیز گزشتہ دو برسوں میں این آر سی میں داخل بچوں کی تفصیلات پر بات چیت ہوگی۔ دوپہر 1 بجے، ضلع پروگرام افسر اور شہری و دیہی پروجیکٹ افسران کے ساتھ خواتین و اطفال بہبود خدمات اسکیم کے تحت ترسیل، راشن فراہمی اور تقسیم پر جائزہ اجلاس۔ دوپہر 2:30 بجے تیسری جنس کی تنظیموں، بھیک سے نجات دلانے والی تنظیموں، فحاشی میں ملوث افراد کی تنظیموں، قبائلی تعلقہ جات کا دورہ، اسکول غذائی اسکیم کے تحت سیلف ہیلپ گروپ، ICDS تحت سیلف ہیلپ گروپس، جھگی بستیوں، سرکاری راشن گودام، اسکول غذائی فراہمی کے گودام، خواتین و بچوں کی بہبود کے سپلائی گودام، مرکزی کچن، اسکولوں، آنگن واڑی مراکز اور سستے راشن کی دکانوں کا دورہ کریں گے۔ شام 6 بجے سرکاری ریسٹ ہاو ?س روانگی اور قیام۔ منگل، 5 اگست کو صبح 10:30 سے شام 6 بجے تک قبائلی تعلقہ جات، سرکاری راشن گودام، خواتین و اطفال بہبود اسکیم کے گودام، اسکول غذائی اسکیم اور ICDS کے تحت سیلف ہیلپ گروپس، مرکزی کچن، اسکولوں، آنگن واڑیوں اور سستے راشن دکانوں کا دورہ ہوگا۔ بدھ، 6 اگست 2025 کو صبح 10:30 سے شام 6 بجے تک قبائلی تعلقہ جات، سرکاری راشن گودام، اسکول غذائی اسکیم کے گودام، خواتین و اطفال بہبود اسکیم کے گودام، اسکول غذائی اور ICDS اسکیم کے تحت سیلف ہیلپ گروپس، مرکزی کچن، اسکول، آنگن واڑی اور سستے راشن کی دکانوں کا دورہ کریں گے۔ شام 7 بجے ناندیڑ سے بذریعہ گاڑی ممبئی روانہ ہوں گے۔

ناندیڑ ضلع کو برآمدی معیار کے پھولوں کی کاشت میں کسانوں کا مرکز بنانے کے لیے مدد فراہم کی جائے گی

ناندیڑ: 30/جولائی (ورق تازہ نیوز): حالیہ دور میں کسانوں کو چاہیے کہ وہ دیگر فصلوں کے ساتھ برآمدی صلاحیت رکھنے والی پھولوں کی کاشت پر بھی توجہ دیں۔ مستقبل میں ناندیڑ ضلع کو برآمدی معیار کی پھولوں کی فصل اُگانے والے کسانوں کا مرکز بنانے کے لیے ہر ممکن مدد فراہم کی جائے گی، یہ بات ضلع کلکٹر راہل کارڈیلے نے ہی۔ ضلع کلکٹر دفتر کے ضلعی منصوبہ عمارت میں آج کوآپریٹیو و مارکیٹنگ محکمہ کے تحت ایشیائی ترقیاتی بینک کے مالی تعاون سے جاری "مہاراشٹر ایگریکلچر بزنس نیٹ ورک (میگنیٹ) پروجیکٹ" کے تحت، مہاراشٹر کوآپریٹو ڈیولپمنٹ کارپوریشن پنے، زرعی و آتما محکمہ ناندیڑ کے اشتراک سے "پھولوں کی فصل کی بہتر زرعی تکنیک" پر تربیتی پروگرام کا انعقاد کیا گیا، جہاں وہ خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر ناندیڑ زرعی پیداوار مارکیٹ کمیٹی کے صدر سنجے لہانکر، مہاراشٹر کوآپریٹو ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے تربیتی شعبے کے سربراہ دگمبر سابڑے، میگنیٹ پروجیکٹ لاتور کے ڈویژنل ڈپٹی ڈائریکٹر مہادیو بَرڈے، ضلع سپرنٹنڈنگ ایگریکلچر آفیسر و آتما پراجیکٹ ڈائریکٹر دتکمار کلسائیت، ایم سی ڈی سی پنے کے ہیومن ریسورس ڈیولپمنٹ و سینئر ٹریننگ آفیسر ہیمنت جاگتاپ، بھارتی فلوریکلچر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ پنے کے سائنسدان ڈاکٹر گنیش قدم، کے ایف بایو پلانٹس پنے کے تکنیکی افسر راجن نفاڈکر، نیو لیف ڈائنا مک ٹیکنالوجی کے افسر وویک ویر، شیتلا دیوی فارمرز پروڈیوسر کمپنی بارڈ کے صدر نیلش دیشمکھ بارڈکر، ہرکنی بایوٹیک کے رتنا کر دیشمکھ، اور میگنیٹ پروجیکٹ کے گجیند رنوگھڑے سمیت دیگر معززین موجود تھے۔ ضلع کلکٹر راہل کارڈیلے نے کہا کہ ناندیڑ کے پھول اگانے والے کسانوں کو متحد ہو کر مارکیٹ کا مطالعہ کرنا چاہیے، عمل کاری پر مبنی فصلیں اپنانا چاہئیں، اور حکومت کی مختلف اسکیموں سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ صرف کاشت ہی نہیں بلکہ زرعی مصنوعات کی پروسیسنگ صنعت کی طرف بھی توجہ دینی چاہیے، تا کہ تیار شدہ معیاری فصلوں کی برآمد کی جا سکے۔ ایسے تربیتی پروگرام کے انعقاد پر میگنیٹ پروجیکٹ کے صدر سنجے لہانکر نے شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ زرعی پیداوار مارکیٹ کمیٹی کی جانب سے پھول اگانے والے کسانوں کو درکار مکمل مدد فراہم کی جائے گی۔ ڈویژنل پروجیکٹ ڈائریکٹر مہادیو بَرڈے نے یقین دہانی کرائی کہ میگنیٹ پروجیکٹ کے تحت ناندیڑ کے کسانوں کو پھولوں کی فصل برآمد کرنے کے لیے تمام ضروری امداد دی جائے گی۔ ضلع ایگریکلچر سپرنٹنڈنگ آفیسر دتکمار کلسائیت نے بتایا کہ برآمد کے لیے ضروری آن لائن رجسٹریشن میں بھی محکمہ زراعت مکمل رہنمائی فراہم کرے گا۔ تربیتی شعبہ کے سربراہ دگمبر سابڑے نے "پھولوں کی فصلوں کی ٹیکنالوجی میں مواقع اور امکانات" کے حوالے سے رہنمائی کی۔ ایم سی ڈی سی کے سینئر افسر ہیمنت جاگتاپ نے کہا کہ میگنیٹ پروجیکٹ نے لاتور ڈویژن میں پھولوں کی فصلوں کے تربیتی مواقع فراہم کر کے قابل قدر قدم اٹھایا ہے۔ پنے کے سائنسدان ڈاکٹر گنیش قدم نے کھلے ماحول میں پھولوں کی کاشت کے جدید طریقے تفصیل سے بیان کیے، جبکہ راجن نفاڈکر نے محفوظ کاشتکاری (پروٹیکٹیڈ کلٹیویشن) کے تحت پھولوں کی فصلوں کی ٹیکنالوجی پر تفصیلی معلومات فراہم کی۔ بایو ماس پر مبنی کولڈ اسٹوریج ٹیکنالوجی کے حوالے سے تکنیکی افسر وویک ویر نے رہنمائی فراہم کی۔ اس تربیتی پروگرام میں ناندیڑ ضلع کے 350 سے زائد کسانوں نے حصہ لیا۔

کیا راجہ سنگھ کی واپسی کا دروازہ کھلا ہے؟

حیدرا؟ باد (ورق تازہ نیوز) گوشہ محل کے ایم ایل اے ٹی راجہ سنگھ نے کہا کہ بی جے پی ان کا اپنا گھر ہے اور جب بھی وہ انہیں طلب کیا جایگا وہ اپنے گھر جائیں گے۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے، راجہ سنگھ نے واضح کیا کہ کسی بھی صورت میں گوشہ محل اسمبلی حلقہ کے لیے کوئی ضمنی انتخاب نہیں ہوگا۔ انہوں نے غصے کا اظہار کیا کہ کچھ لوگ سوشل میڈیا پلاٹ فارمس پر یہ کہہ کر افراتفری پھیلا رہے ہیں کہ اس اسمبلی سیٹ کے لیے ضمنی انتخاب ہوگا۔ انہوں نے واضح کیا کہ انہوں نے پارٹی سے استعفیٰ دیا ہے اور وہ بھی کچھ لیڈروں سے اختلاف کی وجہ سے، لیکن اپنی ایم ایل اے کی حیثیت سے نہیں۔ ایم ایل اے نے کہا کہ دہلی کے رہنما انہیں ایک یا دو دن میں طلب کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں اپنی پریشانیاں بتانے کے بعد، وہ بی جے پی میں دوبارہ شامل ہونے کے معاملہ پر وضاحت دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر بی جے پی کا امیدوار انہیں جوبلی ہلز کے ضمنی انتخاب کے لیے ذاتی طور پر بلائے گا تو وہ جائیں گے اور انتخابی مہم چلائیں گے۔ راجہ سنگھ نے کہا کہ اگرچہ بی جے پی کی ریاستی قیادت انہیں تسلیم نہیں کرتی، لیکن بہت سے لوگ انہیں تسلیم کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی میں بہت سے ایم پیز اور ایم ایل اے انتہائی ناخوش ہیں۔ وہ سب باہر آ کر بات کرنے سے ڈرتے ہیں۔ انہوں نے وضاحت کی کہ جب وہ دوسرے ریاستوں میں گئے اور انتخابی مہم چلائی تو وہاں بی جے پی کے ووٹ بینک میں نمایاں اضافہ ہوا۔ انہوں نے کہا کہ وہ ان تمام سازشوں کو جانتے ہیں جو ان کے خلاف رچی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی وزراء ان کے رابطے میں ہیں۔ اس موقع پر، انہوں نے اس خبر کی تردید کی کہ وہ شیو سینا، ٹی ڈی پی یا جنا سینا میں شامل ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس خبر میں کوئی سچائی نہیں ہے۔ انہوں نے تلنگانہ میں نئے بی جے پی صدر، رامچند ررا و ؟ کی تعریف کی کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔

ناندیڑ - پونے وندے بھارت ریل گاڑی

رکن پارلیمنٹ رویندر چوہان کی کوششوں سے دوڑنے کو تیار

ناندیڑ - بیڑ - احمد نگر - پونے کے راستے نئی دہلی کے لیے ایک نئی ریل گاڑی شروع کرنے کا بھی مطالبہ

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) مراٹھواڑہ کے طلبہ کے تعلیمی و پیشہ ورانہ نقطہ نظر سے پونے ایک نہایت اہم شہر بن چکا ہے۔ ناندیڑ سے پونے روزانہ کئی آئی ٹی پیشہ وران اور طلبہ آتے جاتے ہیں۔ تاہم موجودہ صورتحال میں ناندیڑ تا پونے دن بھر میں ایک بھی براہِ راست ریل گاڑی دستیاب نہ ہونے کے سبب مسافروں کو شدید ذہنی اذیت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسی صورتِ حال میں ناندیڑ - پونے - ناندیڑ وندے بھارت ایکسپریس ریل گاڑی کو ناندیڑ، لاتور، عثمان آباد کے راستے شروع کیا جائے، ایسی مانگ رکن پارلیمان رویندر وسنت راؤ چوہان نے ریلوے وزیر اشونی ویشنو سے ایک مکتوب کے ذریعے کی ہے۔ خوش آئند بات یہ ہے کہ ریلوے وزیر نے اس مطالبے کو مثبت طور پر قبول کرتے ہوئے عندیہ دیا ہے کہ رواں برس دسمبر تک ناندیڑ - پونے وندے بھارت سروس شروع کی جائے گی۔

رکن پارلیمنٹ رویندر چوہان نے اپنے مکتوب میں ذکر کیا ہے کہ اگر یہ نئی وندے بھارت ریل سروس ناندیڑ، لاتور، عثمان آباد کے راستے شروع کی گئی تو مراٹھواڑہ کے لاکھوں مسافروں کو بڑا فائدہ ہوگا۔ اس راستے کا فاصلہ تقریباً 550 کلومیٹر ہے۔ مزید برآں، پنویل - ناندیڑ ٹرین (نمبر 17613) کی رفتار میں بھی اضافہ کیا جانا چاہیے۔ فی الحال یہ ٹرین پنویل سے دوپہر 4 بجے روانہ ہو کر اگلے دن صبح 8:45 بجے ناندیڑ پہنچتی ہے، اور 646 کلومیٹر کا سفر بجلی سے چلنے والے انجن کے ذریعے طے کرتی ہے۔ پنویل تا کودووڈی کا 303 کلومیٹر کا فاصلہ 6 گھنٹے 20 منٹ میں طے ہوتا ہے، جبکہ کودووڈی تا ناندیڑ 370 کلومیٹر کا سفر 10 گھنٹے 20 منٹ میں مکمل ہوتا ہے، جس کے باعث ٹرین ناندیڑ میں تاخیر سے پہنچتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ لاتور روڈ اور پرلی ویشوناتھ ریلوے اسٹیشن پر انجن بدلنے کے لیے درکار وقت کم کرنے کی غرض سے ان دونوں اسٹیشنوں پر چوڑی لائین (Line Double) بچھانا ضروری ہے۔ اس اقدام سے 10 تا 12 ٹرینوں کو فائدہ ہوگا، سفر کا وقت کم ہوگا اور ریلوے کو مالی فائدہ بھی حاصل ہوگا۔ انہوں نے ریلوے وزیر کو یاد دلاتے ہوئے کہا کہ احمد نگر - بیڑ ریلوے لائن شروع ہو چکی ہے اور بیڑ - پرلی ویشوناتھ ریلوے لائن دسمبر 2025 تک شروع ہونے کی امید ہے۔ اس موقع پر انہوں نے ناندیڑ - پرلی ویشوناتھ - بیڑ - احمد نگر - پونے کے راستے نئی دہلی کے لیے ایک نئی ریل گاڑی شروع کرنے کا بھی مطالبہ کیا، جو کہ مراٹھواڑہ کے مسافروں کی دیرینہ خواہش ہے۔ اس مطالبے کو بھی منظوری دی جائے، یہ اپیل انہوں نے مکتوب میں کی ہے۔

پربھنی تشدد میں سومناتھ سوریہ ونشی موت معاملے میں حکومت کو زبردست جھٹکا!

پربھنی: (ورق تازہ نیوز) سومناتھ سوریہ ونشی کی موت کے معاملے میں سپریم کورٹ نے مہایوتی حکومت کو زبردست جھٹکا دیا ہے۔ "مہاراشٹر ریاست و دیگر بنام وِجی بائی وینکٹ سوریہ ونشی" کے مقدمے میں سپریم کورٹ نے سوریہ ونشی کے حق میں فیصلہ سناتے ہوئے ہائی کورٹ کے حکم کو برقرار رکھا ہے۔ اس فیصلے کے بعد پرکاش امبیڈکر نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے اس فیصلے کی تفصیل سے وضاحت کی۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ نے ہمارا مو؟ قف تسلیم کیا اور ہائی کورٹ کی جانب سے ایف ا؟ ئی ا؟ ر درج کرنے کے حکم کو برقرار رکھا۔ پولیس نے ایف ا؟ ئی ا؟ ر درج نہیں کی، اس لیے عدالت کے حکم کی خلاف ورزی پر ان کے خلاف کارروائی ہوگی یا نہیں، یہ دیکھنا ہوگا۔ ہائی کورٹ نے اس معاملے میں ایک ہفتے کے اندر مقدمہ درج کرنے کے احکامات حکومت کو دیے تھے۔ سپریم کورٹ نے یہ سوال اٹھایا کہ سومناتھ سوریہ ونشی کے معاملے میں ابھی تک مقدمہ کیوں درج نہیں کیا گیا؟ پرکاش امبیڈکر نے کہا کہ اس معاملے میں افسوسناک بات یہ ہے کہ خود ریاستی حکومت ہی اس کیس میں ملزم ہے۔ سومناتھ سوریہ ونشی کی موت پولیس حراست کے دوران حکومت کی تحویل میں ہوئی۔ سابقہ معاملات کی طرح اس بار بھی حکومت نے ذمہ داری سے بچنے کی کوشش کی، لیکن ہم نے یہ بات عدالت کے سامنے رکھی۔ اب ہائی کورٹ اس معاملے میں نئے اصول وضع کرے گا، جس سے مستقبل میں پولیس حراست میں ہونے والی اموات کو انصاف مل سکے گا۔

محمد رفیع کی 45 ویں برسی پر خراج عقیدت، چار عشرہ بعد بھی یاد برقرار

25 ہزار نغمے گائے، کپور خاندان کی تین نسلوں کو زبان دی

ممبئی 30، جولائی (ایجنسیز) ہندوستانی فلمی دنیا کے مشہور گلوکار اور آواز کی دنیا کے بے تاج بادشاہ محمد رفیع کے انتقال 45 سال ہو چکے ہیں، لیکن آج تقریباً چار عشرے گزر جانے کے باوجود ان کی یاد برقرار ہے اور ان کے شیدائی جوہو قبرستان اور باندرہ میں ان کے نام سے منسوب چوک پر گلہائے عقیدت پیش کرتے ہیں۔ محمد رفیع کا انتقال رمضان المبارک کی شب جمعہ اور نماز جمعہ کے وقت تیز بارش کے باوجود باندرہ سے سانتا کروز کیجو ہو قبرستان تک پانچ چھ کلومیٹر کے فاصلے میں لاکھوں افراد کی جنازے کے جلوس میں شرکت دیکھ کر مشہور صحافی حسن کمال نے ہفتہ روزہ اُردو بلٹز کے صفحہ اول پر لکھا کہ "ماہ مقدس اور جمعہ کا دن محمد رفیع جیسے نیک اور مخلص انسان کے لیے ہیا اور یقیناً وہ جنت الفردوس میں جگہ پانے والوں میں ہوں گے۔" آج 45 سال بعد بھی اُن کے کمسن رسیدہ ہی نہیں بلکہ نوجوان بھی گنگناتے ہیں۔ محمد رفیع پنجاب کے کوٹلہ سلطان سنگھ گاؤں میں 24 دسمبر 1924 کو ایک متوسط مسلم خاندان میں پیدا ہوئے محمد رفیع ایک فقیر کے نغموں کو سنا کرتے تھے، جس سے ان کے دل میں موسیقی کے تئیں ایک لگاؤ پیدا ہو گیا۔ رفیع کے بڑے بھائی حمید نے محمد رفیع کے دل میں موسیقی کے تئیں رجحان دیکھ لیا تھا اور انہیں اس راہ پر آگے بڑھانے میں ان کی حوصلہ افزائی کی۔ آج چار دہائی سے زیادہ کا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی ان کے نغموں سے لگاؤ اور ان کی آواز سے محبت کرنے والے لاکھوں لوگ دنیا بھر میں پائے جاتے ہیں، اس سلسلہ میں کئی سروے اور جائزوں میں پایا گیا کہ درد بھرے، عشق و محبت پہ نغموں کے ساتھ ساتھ محمد رفیع کے بھجن اور نعت اور مذہبی نغمے کافی پسندیدہ ہیں۔ محمد رفیع نے 25 ہزار نغمے گائے، کپور خاندان کی تین نسلوں کو زبان دی۔ پرتھوی راج کپور، راج کپور، رندھیر اور رشی کپور سبھی کے لئے گانے گائے ہیں، شمی کپور نے ان کے انتقال پر کہا تھا کہ ''میری آواز چلی گئی۔'' "رفیع۔ صاحب کے نغمے 'تیری پیاری پیاری صورت کو کسی کی نظر نہ لگے'، 'دل کے جھروکوں پہ تجھ کو بٹھا کے'، 'چاہے مجھے کوئی جنگلی کہے'، 'چودھویں کا چاند ہو'، 'بابل کی دعائیں لیتی جا'، 'تعریف کروں کیا اس کی'، 'چاہوں گا میں تمھیں سانجھ سویرے'، 'یہ دنیا یہ محفل میرے کام کی نہیں'، 'تیری آنکھوں کے سوا'، 'چھپ گئے سارے نظارے'، 'پردہ ہے پردہ'، 'او میری محبوبہ'، 'یہ ریشمی زلفیں'، 'آنکھوں ہی آنکھوں میں'، 'اٹھرا برس کی تو'، 'یہ میرا پریم پتر پڑھ کر'، 'تجھے جیون کی ڈور سے'، 'یونہی تم مجھ سے بات کرتی ہو'، 'مجھے تیری محبت کا سہارا'، 'بھری دنیا میں آخر دل کو سمجھانے'، 'آدمی مسافر ہے'، 'میرے دشمن تو میری دوستی کو ترسے'، 'رم جھم کے گیت ساون گائے'، 'یہ دل تم بن کہیں لگتا نہیں'، 'آجا تجھ کو پکارے میرے گیت'، 'سہانی رات ڈھل چکی'، 'زندہ باد زندہ باد اے محبت'، 'تمھاری نظر کیوں خفا ہو گئی'، 'تیری دنیا سے دور'، 'جو وعدہ کیا وہ نبھانا پڑے گا'، 'میرے متوا میرے میت رے'، 'میرے پیار کی آواز پے چلی آنا'، 'وعدہ کر لے ساجنا'، 'یہ چاند سا روشن چہرہ'، 'اکیلے اکیلے کہاں جا رہے ہو'، 'ایسا موقع پھر کہاں ملے گا'، 'آنے سے اس کے آئے بہار'، 'خوش رہے تو سدا'، 'بار بار دیکھو'، 'باغوں میں بہار ہے'، 'ہوئے ہم عشق میں برباد ہیں برباد رہیں گے'، 'میرے دوست قصہ یہ'، 'سلامت رہے دوستانہ'، وغیرہ شامل ہیں۔

محمد رفیع کو ان کے گیتوں پر 6 فلم فیئر ایوارڈ ملے تھے۔

حکومت نے انہیں پدم شری کے ایوارڈ سے بھی نوازا۔ 36000 سے زیادہ نغمے گائے اور وہ سارے گیت آج بھی کروڑوں لوگوں کی زبان پر ہیں۔ اس سے بڑا کوئی اور اعزاز نہیں ہو سکتا۔ رفیع ایسے فنکار تھے جنھوں نے درجنوں فنکاروں کی زندگی بنا دی۔ فلم دوستی میں موسیقار لکشمی کانت پیارے لال کے نغموں کو اپنی آواز دینے کے بعد وہ نغمے بہت مقبول ہوئے اور دنیا نے اس جوڑی کو پہچانا۔

'تم مجھے یوں بھلانہ پاؤ گے، جب کبھی سنو گے گیت میرے سنگ سنگ تم بھی گنگناؤ گے' ہاں واقعی رفیع جیسے لافانی گلوکار کو بھلانا کسی کے بس کی بات نہیں ہے اور برسوں گزرنے کے بعد اب یہ ثابت ہو گیا کہ ان جیسا فنکار بھارتی فلم انڈسٹری کو نہیں مل سکتا۔ ان کے پرستار کا مطالبہ ہے کہ محمد رفیع کو بھارت رتن سے نوازا جائے۔ محمد رفیع کے ان لاکھوں چاہنے والوں میں سے ایسے ہی ایک چاہنے والے افغان نژاد شخص امان اللہ نظامی سعودی عرب کے جدہ شہر میں مقیم تھے، اور یہ اتفاق کی بات ہے کہ محمد رفیع کی برسی محض پانچ روز 25 جولائی کو انہوں نے داعی اجل کو لبیک کہا

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔